اردو / English

ماہنامہ

آوازِ اہلسنت

گجرات پاکستان

زیر سرپرستی
پیشوائے اہلسنت، استاذ العلماء
دامت برکاتہم العالیہ
پیر محمد افضل قادری

اہل علم و عوام کیلئے یکساں مفید
کثیر الاشاعت علمی و تحقیقی میگزین

انٹرنیٹ پر مکمل شائع ہونیوالا میگزین At "www.ahlesunnat.info" ☆ اگست / ستمبر 2006ء

درس قرآن

اعجاز قرآن کریم

غزالیٔ زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ

عالم بیداری میں معراج اور دیدار الٰہی

امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمہ

درس حدیث

نماز تراویح اور نماز وتر

استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری مدظلہ

حدود آرڈیننس میں ترمیم ۔۔۔ اداریہ

آن و سنت کی روشنی میں سوالوں کے مدلل جوابات پر مشتمل

دار الافتاء اہلسنت

مسجود ملائکہ کے پاس کتنا علم تھا؟
شب برأت کو آتش بازی کرنے کا حکم!
قت کم ہوتو سنت فجر کب پڑھنی چاہئیں؟
ائی کے باطل ذریعے کون کون سے ہیں؟
روزے کو فاسد کرنے والی چیزیں!

صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری

قرآن پاک کے غلط ترجمے ۔۔۔ ایک سلسلہ وار تحریر

چند واقعات

تحریک پاکستان میں حضور ﷺ کی روحانی مدد

پروفیسر ڈاکٹر علیم قادری

خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوبکر کی وجہ تسمیہ

علامہ عبد الغفور گولڑوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ساروکی چیمہ تحصیل وزیرآباد میں حضرت غازی عامر چیمہ شہید رحمۃ اللہ علیہ کے مزار سے متصل

غازی عامر چیمہ شہید اور دیگر غازیان ناموس رسالت کی یاد میں، دنیا میں منفرد نوعیت کا

زیر تعمیر

ناموس رسالت کمپلیکس

جس کیلئے قرضہ اٹھا کر 4 کنال اراضی حاصل کرلی گئی ہے۔ جس میں

☆ جامع مسجد غازی عامر چیمہ شہید رحمۃ اللہ علیہ

☆ جامعہ غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ

☆ لائبریری غازی اللہ دتا شہید رحمۃ اللہ علیہ

☆ اور دیگر غازیان ناموس رسالت کے نام پر شعبہ جات قائم کیے جارہے ہیں۔

ناموس رسالت کمپلیکس کے شعبہ
جامعہ غازی علم الدین شہید میں
حفظ و ناظرہ کیلئے داخلہ جاری ہے

عاشقان رسول زمین کا قرضہ اتارنے اور تین منزلہ مثالی عمارت کی تعمیر کیلئے رابطہ فرمائیں۔

جو لوگ انتظامیہ کمیٹی میں شامل ہو کر کردار ادا کرنا چاہیں وہ بھی رابطہ فرمائیں۔

ماہانہ ختم گیارہویں شریف

ناموس رسالت کمپلیکس میں ہر چاند ماہ کی دوسری جمعرات کو بوقت نماز عصر شروع ہوتا ہے۔

شرکت فرمائیں اور کمپلیکس کا کام دیکھیں!

الداعی الی الخیر:

پیر محمد افضل قادری

بانی و مہتمم ناموس رسالت کمپلیکس

فون: 2-053-3521401 موبائل: 0300-9622887

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

انقلاب نظام مصطفیٰ ﷺ کا حقیقی علمبردار

بیادگار: آفتاب طریقت وشریعت، قطب الاولیاء حضرت خواجہ پیر محمد اسلم قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ماہنامہ

اردو / English

آواز اہلسنت

گجرات پاکستان

اہل حق اور اہل جنت کا ترجمان

اگست / ستمبر 2006ء

مقام اشاعت: ”مرکز اہلسنت“ نیک آباد (مراڑیاں شریف)، بائی پاس روڈ گجرات، پاکستان

زیر سرپرستی: پیشوائے اہل سنت، استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالمیہ، مرکزی امیر عالمی تنظیم اہل سنت، مہتمم: جامعہ قادریہ عالمیہ + شریعت کالج طالبات

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری ☆ ایڈیٹر: صاحبزادہ محمد اسلم قادری

ایصال ثواب: مقربین بارگاہ خدا و دربار مصطفیٰ ﷺ، وجمیع اہل ایمان، جن میں شامل ہیں صاحبزادہ قاری محمد علی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ادارتی کمیٹی: علامہ ابوالحسنین قادری، علامہ ضیاء اللہ قادری، قاری تنویر احمد، الحاج محمد سعید زرگر

قیمت 10 روپے، دفتر سے مستحقین فری حاصل کرسکتے ہیں!

سالانہ ممبرشپ حاصل کرنے کیلئے پاکستان سے 120 روپے، عرب ممالک سے 50 درہم، برطانیہ ویورپ سے 10 پونڈ، امریکی ریاستوں سے 20 ڈالر منی آرڈر کریں۔

ادارتی مشاورت: علامہ محمد ساجد القادری، علامہ محمد راشد تنویر قادری، علامہ محمد شاہد چشتی، فیاض احمد ہاشمی، پروفیسر بشیر احمد مرزا

قانونی مشاورت: میاں تنویر اشرف ایڈووکیٹ، چوہدری فاروق حیدر ایڈووکیٹ، چوہدری عثمان وڑائچ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر: محمد الیاس زکی، مصطفیٰ کمال، حافظ مشتاق، محمد اشرف کمپوزنگ: راحیل رؤف، بشارت محمود آفس سیکرٹری: حافظ شبیر حسین ساہی

برائے رابطہ: دفتر ماہنامہ آواز اہل سنت، نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

فون: 402-053-3521401 فیکس: 3511855 ای میل monthly@ahlesunnat.info

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترتیب!!!

ٹائٹل	اگست ر ستمبر 2006ء	01
تعارف: جامعہ قادریہ عالمیہ وشریعت کالج طالبات ...	ادارہ	02
ادارتی صفحہ	ماہنامہ ''آواز اہل سنت''	03
اداریہ	ادارہ	05
حمد ونعت	پیشکش: ''قادری نعت کونسل''	06
درس قرآن........	ضیاء الامت پیر کرم شاہ الازہری علیہ الرحمہ	07
قرآن پاک کے غلط ترجمے	استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری مدظلہ	09
درس حدیث........	=	10
دار الافتاء اہلسنت	صاحبزادہ محمد عثمان علی قادری	16
تحریر پاکستان میں حضور ﷺ کی روحانی مدد، چند واقعات	پروفیسر ڈاکٹر عظیم قادری	20
خبرنامہ	نیوز ایڈیٹر	22
عالم بیداری میں معراج اور دیدار الٰہی	امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ	24
دانش حجاز	جناب محمد دین سیالوی، برطانیہ	30
سچی حکایات	سلطان الواعظین مولانا ابو النور محمد بشیر صاحب	33
خلیفہ اول کی کنیت ابو بکر کی وجہ تسمیہ	علامہ عبد الغفور گولڑوی	36
(اردو ر انگلش) Teachings of Islam	Allama Sajid ul Hashemi	39
نماز سے متعلقہ سات احادیث	باحوالہ	42
کمپلیکس	من جانب عالمی تنظیم اہلسنت	43
بیک سائڈ	اشتہار۔ نیوز ایڈیٹر علامہ ابو تراب بلوچ	44

ماہنامہ ''آواز اہل سنت'' میں موجود تحریریں جید علماء دین ومفتیان اسلام کی نظر ثانی کے بعد شائع ہوتی ہیں فسبحان اللہ عما یصفون!

marfat.com

اداریہ

حدود آرڈیننس میں ترمیم

حکومت کا ایک اور اسلام شکن اقدام!

جنرل پرویز مشرف نے اقتدار میں آتے ہی کتا ہاتھ میں اٹھا کر اور یہ کہہ کر کہ کمال اتاترک ان کا آئیڈیل ہے واضح اشارہ دیا تھا کہ وہ لادین ہیں اور پاکستان کو لادین ریاست بنانا چاہتے ہیں۔

چنانچہ انہوں نے اپنے دور اقتدار میں قادیانیت کی بھرپور سرپرستی کی، ناموس رسالت ایکٹ 295\C میں ترمیم کی، فوج کے ماٹو ایمان، تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ کی اپنے قول و عمل سے نفی کی، روشن خیالی اور حقوق نسواں کے نام پر عریانی و فحاشی اور تباہ کن بے حیائی کی ترویج کی، افغانستان پر امریکی حملے کی کھلی امداد کی بلکہ پاکستان میں پہلی بار امریکہ کو فوجی اڈے دیئے، نصاب تعلیم میں جہاد اور قربانی کے مواد کو خارج کرنے کی پالیسی منظور کی، اسلامی سزاؤں داڑھی اور پردہ کا مذاق اڑایا، لاہور میں مسجد شہید گنج کی جگہ گردوارہ تعمیر کروایا، پاکستان بنانے والے سواد اعظم اہلسنت کے حقوق کی بڑی بے دردی سے پامالی کی، اور حال ہی میں حدود آرڈیننس میں قانون فوجداری ترمیمی (خواتین کا تحفظ) ایکٹ 2006ء کے نام سے قرآن و سنت سے متصادم قوانین بنائے۔

مثلاً یہ کہ 16 سال سے کم عمر لڑکی اگر بالرضا زنا کرتی ہے تو اس زنا کو بالجبر قرار دیا اور صرف مرد کے لیے سزائے موت تجویز کی حالانکہ کنوارے زانی اور زانیہ کے لیے قرآن مجید سورۂ نور آیت نمبر 2 میں 100 کوڑوں کی سزا مقرر کی گئی ہے۔

اسی طرح بادل نخواستہ (غیر جبری) زنا کرنے والی عورت کے زنا کو بھی زنا بالجبر قرار دے کر زانیہ کو سزا کی چھوٹ دی گئی ہے اور زانی کے لیے سزائے موت تجویز کی گئی ہے۔ اسی طرح پولیس رولز میں ترمیم کر کے زانیہ عورت کی گرفتاری کو اس قدر پیچیدہ بنا دیا کہ اب پولیس کے لیے زانیہ عورت کو پکڑنا تقریباً ناممکن ہو گیا ہے۔

مختصر یہ کہ حکومت کے ان اقدامات سے واضح ہے کہ حکومت زانیہ عورتوں کو تحفظ دے کر زنا کو عام کرنا چاہتی ہے اور پاکستان کی دینی اساس کو مٹانا چاہتی ہے۔

اندریں حالات علماء و مشائخ اور درد دل رکھنے والے مسلمانوں پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ حکومت کے اسلام شکن اقدامات کی مزاحمت کریں اور پاکستان میں اسلامی حکومت کے قیام اور نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کیلئے میدان عمل میں آئیں!!!

حکمرانوں کیطرف سے کیا گیا مناظرہ کا چیلنج قبول ہے ثابت کرینگے کہ حدود آرڈیننس میں ترامیم اسلام سے متصادم ہیں

سپیکر قومی اسمبلی مجلس عمل کے گستاخ مولویوں کو عبرتناک سزا دلوائیں جنہوں نے لفظ ''اللہ'' کو جوتوں تلے روندا ہے

امیر عالمی تنظیم اہلسنت پیر محمد افضل قادری کا اسلام آباد میں اجتماع سے خطاب

maktabah.org / marfat.com

باری تعالیٰ

حَسْبِیْ رَبِّیْ جَلَّ اللّٰہ
مَا فِیْ قَلْبِیْ غَیْرُ اللّٰہ
نُوْرِ مُحَمَّدْ صَلَّی اللّٰہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

Hasbii rabbi jallallaah
Maa fii qalbii ghayrallaah
Nuur-e-Muhammad sallallaah
Laa ilaaha illallaah

اول و آخر ہے اللہ
ظاہر و باطن ہے اللہ
حافظ و ناصر ہے اللہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

Awwal-o-Aakhir hai Allaah
Zaahir-o-Baatin hai Allaah
Haafiz-o-Naasir hai Allaah
Laa ilaaha illallaah

کون و مکاں میں ہے اللہ
دونوں جہان میں ہے اللہ
جسم میں جاں میں ہے اللہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

Kown-o-makaan main hai Allah
Dunoon jahaan main hai Allah
Jism main jaan main hai Allah
Laa ilaaha illallaah

رسول مقبول ﷺ

معراج کی رتیہ دھوم یہ تھی
اک راج دلارا آوت ہے
لولاک کا سہرا سر سوہت
وہ احمد پیارا آوت ہے
حوروں نے کہا جب بسم اللہ
غلماں نے پکارا الا اللہ
خود رب نے کہا ماشاء اللہ
محبوب ہمارا آوت ہے
مازاغ کا کجلا نین بھرے
والشمس کا بٹنا مکھ پہ ملے
یٰس کی چمک ہے داتن میں طٰہٰ کا کرشمہ آنکھن میں
والفجر کا جلوہ گالن میں وہ عرش کا تارا آوت ہے
جبریل امیں یہ کہتے چلے
اے عرشیو تمرے بھاگ جگے
تعظیم کو سب ہو جاؤ کھڑے
سردار ہمارا آوت ہے

پیشکش: ”قادری نعت کونسل“ نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات پاکستان

marfat.com

درس قرآن

اعجاز قرآن کریم

ضیاء الامت
پیر کرم شاہ الازہری علیہ الرحمہ

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَادْعُوْا شُهَدَآئَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ٥ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْ فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ. اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ٥

ترجمہ: ''اور اگر تم شک میں ہو اس سے جو (کلام) ہم نے اپنے (مقدس) بندے پر اتارا تو لے آؤ اس جیسی کوئی سورت اور اللہ کے سوا اپنے حمایتیوں کو بلاؤ اگر تم سچے ہو۔ پھر اگر تم نہ کرسکے اور ہر گز نہ کر سکو گے تو بچو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، تیار کی گئی ہے کافروں کیلئے۔''

اِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ زجر و توبیخ کے طور پر فرمایا گیا کہ اگرچہ قرآنی دلائل ساطعہ اور براہین قاطعہ نے قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونے میں تمام شکوک و شبہات کی بنیادوں کو قطع کر دیا ہے اس کے باوجود بھی اے منکرو! اگر تم کسی شک میں مبتلا ہو اور اپنے دل میں قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونے میں کچھ تردد رکھتے ہو تو سب جن وانس کو جمع کرلو، وہ تمام ایک دوسرے کی مدد کریں، اپنے معبودوں کو بھی بلالو اور تم سب مل کر قرآن کی مثل ایک چھوٹی سی سورت بنالاؤ۔ لیکن یاد رکھو قیامت تک تم ایسا نہ کر سکو گے۔

قرآن کی اس تحدی اور عظیم چیلنج نے دنیائے کفر میں تہلکہ مچادیا۔ جس کے سامنے قرآن کے منکرین اہل لسان فصحاء اور بلغاء سر نگوں ہو کر رہ گئے۔ چودہ سو سال میں آج تک کسی کو یہ جرات نہ ہوئی کہ قرآن کی مثل کوئی سورت بنالاتا۔ اب تک سب منکرین عاجز ہیں تو کیسے ممکن ہے کہ وہ آئندہ کسی وقت بھی قرآن کے اس چیلنج کا مقابلہ کرنے کی جرات کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے پیشین گوئی فرمادی وَلَنْ تَفْعَلُوْا اے منکرو! تم ہر گز ایسا نہ کر سکو گے۔

ہر شخص اس بات کو بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ کسی انسان کے کارنامے کے مقابلے میں تمام بنی نوع انسان کا ہمیشہ کے لیے عاجز ہو جانا ممکن نہیں، ترقی کے اس دور میں یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے۔ لیکن خالق کا مقابلہ مخلوق کے لئے کس طرح ممکن ہے، اس کا کلام تو بڑی چیز ہے، خالق کے بنائے ہوئے گھاس کے ایک تنکے یا درخت کے ایک پتے کی مثل بھی ساری مخلوق مل کر بنانا چاہے تو بعینہٖ اس جیسا ہی پتا یا تنکا کوئی نہیں بنا سکتا جسے وہ اللہ کی پیدا کردہ اشیاء سے بے نیاز ہو کر بنائے اور اس تنکے اور پتے کی ماہیت اور اجزاء کی حقیقت، اس کے اثرات و خواص بعینہٖ وہی ہوں جو خالق کائنات کے پیدا کیے ہوئے گھاس کے تنکے یا درخت کے پتے میں موجود ہیں۔ دنیا کا کوئی عقلمند تصور بھی نہیں کر سکتا کہ مخلوق کا کوئی فرد خالق کی پیدا کی ہوئی کسی چیز کی مثل، نوعیت مذکورہ کے مطابق بنا سکے۔

ایسی صورت میں قرآن مجید کی ایک چھوٹی سی سورت کی مثل بنانے سے آج تک ہر ایک کا عاجز ہونا قرآن مجید کے منزل من اللہ ہونے کی روشن دلیل ہے۔

marfat.com

صرف یہی نہیں بلکہ اسی دلیل سے صاحب قرآن حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت ورسالت کی صداقت بھی روز روشن کی طرح ثابت اور واضح ہے۔ اے کاش! منکرین قرآن اور مخالفین اسلام بھی آنکھیں کھول کر اس آفتاب حقیقت کا مشاہدہ کرتے!

قرآن کریم کے معارضہ سے منکرین قرآن کے عاجز ہونے کا درجہ بدرجہ اظہار نہایت حکیمانہ انداز ہے۔ سب سے پہلے سورۂ اسراء، آیت: 88 میں ارشاد ہوا کہ اگر تمام انس وجن مل کر قرآن کی مثل لانا چاہیں تو نہ لا سکیں گے۔ اس کے بعد سورۂ ہود آیت: 13 میں فرمایا کہ اگر تم قرآن کو کلام الٰہی نہیں مانتے تو تم سب مل کر ایسی دس سورتیں بنالاؤ۔ پھر سورۂ یونس آیت: 38 اور سورۂ بقرہ آیت: 23 میں ارشاد فرمایا کہ اگر تم قرآن کو من گھڑت کلام کہتے ہو اور اس کے کلام الٰہی ہونے کے بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہو تو اس کی مثل ایک (ہی) سورۃ بنالاؤ۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کچھ لوگ قدرتی درخت کو دیکھ کر کہنے لگیں کہ یہ اصلی نہیں کسی نے بنا کر مصنوعی درخت لگا دیا ہے۔ ان سے کہا جائے کہ اگر یہ مصنوعی ہے تو تم بھی اپنے ہم خیالوں کو جمع کر کے اس جیسا درخت بنالاؤ۔ اگر پورا درخت نہ بنا سکو تو دس ٹہنیاں ہی بنالاؤ، اگر تم سے یہ بھی نہ ہو سکے تو اس جیسی ایک ہی ٹہنی بنا کر لے آؤ۔ منکرین کے اظہار عجز میں یہ تدریج دل نشیں ہونے کے علاوہ نہایت لطف انداز میں ان کی تضحیک وتذلیل کا پہلو بھی اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔

مِنْ مِّثْلِه میں دو احتمال ہیں، ایک یہ کہ ضمیر مجرور کا مرجع لفظ ''عبد'' ہو لیکن سورۂ اسراء اور سورۂ ہود اور سورۂ یونس کی ہر سہ آیات منقولہ بالا، اس احتمال کے منافی ہیں۔ دوسرا احتمال یہ ہے کہ اس کا مرجع کلام منزل ہو، یہی صواب ہے اور آیات مذکورہ بالا، اس کی موید ہیں۔ اس تقدیر پر حرف ''من'' تبعیض کیلئے ہوگا یا تبیین کے لیے؟ اخفش کا قول ہے کہ من مثلہ میں ''من'' زائد ہے۔ اس آیت کریمہ سے قرآن کا معجزہ ہونا ثابت ہوا۔ قرآن کا اعجاز فصاحت وبلاغت میں منحصر نہیں بلکہ وہ اپنی جامعیت، علم وحکمت، علوم غیبیہ، دلائل قطعیہ وجملہ محاسن میں اعجازی شان رکھتا ہے۔

وہ ایسا معجزہ ہے جو قیامت تک باقی رہے اور اسکے ضمن میں قرآن میں ذکر کئے ہوئے انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے معجزات بھی گویا تا قیامت زندہ رہینگے۔

اَلنَّاسُ وَالْحِجَارَةُ: ''النَّاسُ'' سے جہنمی لوگ مراد ہیں اور ''اَلْحِجَارَةُ'' سے وہ تمام بت جو پتھر سے تراشے جاتے تھے اور مشرکین ان کی عبادت کرتے تھے۔ جب وہ اپنے معبودوں کو اپنے ساتھ دوزخ میں جلتا ہوا دیکھیں گے تو ان کی ناامیدی کی کوئی انتہا نہ ہو گی۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ''حجارۃ'' سے سیاہ گندھک کے دو پتھر مراد ہیں جن سے دوزخ کی آگ بھڑکائی جائیگی۔ مردار سے زیادہ ان کی بدبو ہو گی۔ بعض نے کہا ''حجارۃ'' سے عام پتھر مراد ہیں۔ یہ اقوال آپس میں متعارض نہیں، حق یہ ہے کہ جہنمی لوگوں کے ساتھ اصنام بھی دوزخ کا ایندھن ہیں اور گندھک کے پتھر بھی اور نار جہنم کی شدت کا مقتضی یہ ہے کہ ان کے علاوہ عام پتھر بھی جہنم کا ایندھن ہیں۔

اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ: جنت کی طرح جہنم بھی ابدی ہے۔ ابدی عذاب کے اعبار سے وہ کفار ہی کے لیے تیار کی گئی ہے۔ مومن خواہ کیسا ہی گنہگار ہو نار جہنم میں ہمیشہ نہ رہے گا۔ ہمیشہ دوزخ میں رہنے والے کافر ہی ہیں۔

marfat.com

قرآن پاک کے غلط ترجمے۔۔۔ایک سلسلہ وار تحریر

استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری مدظلہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُوْلَ.

حوالہ: ''قرآن مجید'' پارہ 2، سورہ بقرہ، آیت :143۔

ترجمہ جالندھری: ''اور جس قبلے پر تم (پہلے) تھے اس کو ہم نے اس لئے مقرر کیا تھا کہ معلوم کریں کہ کون (ہمارے) پیغمبر کا تابع رہتا ہے۔''

ترجمہ اشرف علی تھانوی: اور جس سمت قبلہ پر آپ رہ چکے وہ تو محض اس کیلئے تھا کہ ہم کو معلوم ہو جائے۔

ترجمہ محمود الحسن دیو بندی: نہیں مقرر کیا تھا ہم نے وہ قبلہ جس پر تو پہلے تھا مگر اس واسطے کہ معلوم کریں۔

ترجمہ از سعودی عرب: جس قبلہ پر تم پہلے سے تھے اسے ہم نے صرف اس لئے مقرر کیا تھا کہ ہم جان لیں کہ رسول کا سچا تابعدار کون ہے۔

ان تراجم میں اللہ تعالیٰ کیلئے ''معلوم کریں یا اسے معلوم ہو جائے یا وہ جان لے'' کے الفاظ سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ معلوم کرتا ہے اور معلوم وہ کرتا ہے جسے پہلے معلوم نہ ہو۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کائنات میں جو کچھ ہو چکا ہو، جو ہو رہا ہے اور جو ابھی نہیں ہوا، سب کچھ ہمیشہ سے جانتا ہے اور اس عقیدے کا تعلق عقیدہ توحید اور علم باری تعالیٰ سے ہے۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''مَنِ اعْتَقَدَ اَنَّ اللّٰهَ لَايَعْلَمُ الْاَشْيَاءَ قَبْلَ وُقُوْعِهَا فَهُوَ كَافِرٌ.'' (شرح فقہ اکبر)

ترجمہ: ''جو عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ اشیاء کو واقع ہونے سے پہلے نہیں جانتا تو وہ کافر ہے۔''

اس آیت کا صحیح ترجمہ:

''اور اے محبوب تم پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے وہ اسی لیے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے۔'' (کنز الایمان، از امام اہلسنت الشاہ احمد رضا)

ایسی آیات جہاں لفظ ''علم'' دیکھنے، ظاہر کرنے اور امتحان لینے وغیرہ کے معنیٰ میں آیا ہے دیوبندی اور نجدی علماء نے علم کا معنیٰ معلوم کرنا کر کے اللہ تعالیٰ کے علم ابدی کی نفی کی ہے اور علماء دیوبند کے عنایت شاہی اور غلام خانی فرقہ کے ستون مولوی حسین علی واں بھچر اں نے ''تفسیر بلغۃ الحیر ان'' کے صفحہ :157، 158 پر لکھا ہے:

''اور انسان خود مختار ہے، اچھے کام کریں یا نہ کریں اور اللہ کو پہلے سے کوئی علم بھی نہیں ہوتا کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہو گا۔''

اس میں دیوبندیوں کے مولوی حسین علی مذکور نے اللہ تعالیٰ کے علم ابدی کے بارے میں اہلسنت و جماعت کو چھوڑ کر ''فرقہ معتزلہ'' کے ملحدانہ مسلک کی کھلی تائید کی ہے۔ (سبحان اللہ عما یصفون)

نوٹ: شیعہ مذہب میں ایک خطرناک عقیدہ ''بدا'' کا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پہلے کسی چیز کا علم نہ ہو پھر بعد میں اس کا علم ہو جائے (العیاذ باللہ)۔ یہی ''بدا'' کا عقیدہ علماء دیوبند کے تراجم و تفاسیر سے بھی واضح ہو رہا ہے۔

maarfat.com

نماز تراویح اور نماز وتر

استاذ العلماء
پیر محمد افضل قادری
دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً سِوَی الْوِتْرِ. وفی روایۃ ویوتر بثلث."

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بیشک رسول اللہ ﷺ ماہ رمضان میں بیس رکعت سوائے وتر کے پڑھا کرتے تھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔" (1،2،3)

اس حدیث مبارک میں بیس رکعت سے مراد نماز تراویح ہے ہجرت کے دوسرے سال جب ماہ رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے تو اس کے ساتھ ہی رسول اللہ ﷺ نے رمضان کی رات کو نماز تراویح (جسے قیام رمضان سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے) مسنون فرمائی۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ماہ رمضان میں) ایک روز نماز (تراویح) پڑھی تو لوگوں نے بھی آپ کی اقتداء میں نماز پڑھنا شروع کردی پھر آپ نے دوسرے روز نماز پڑھی تو لوگ اور زیادہ جمع ہوگئے پھر تیسرے یا چوتھے روز لوگ جمع ہوئے لیکن رسول اللہ ﷺ تشریف نہ لائے۔ صبح آپ نے فرمایا میں نے تم لوگوں کو دیکھا تھا اور مجھے تمہارے پاس آنے سے صرف یہ امر مانع تھا کہ تم پہ نماز فرض نہ ہوجائے اور یہ رمضان کا واقعہ تھا۔ (4)

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نماز تراویح گھر میں ادا فرماتے اور صحابہ کرام بغیر جماعت کے علیحدہ علیحدہ نماز تراویح ادا کرتے تھے۔

حدیث بالا میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جو کہ رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی اور گھر کے فرد تھے آپ کے گھر میں نماز تراویح کا تذکرہ فرمارہے ہیں۔

حضرت رسول اللہ ﷺ کی حیات ظاہرہ اور دور صدیقی و عہد فاروقی کے آغاز میں مسلمان نماز تراویح ماہ رمضان المبارک میں علیحدہ علیحدہ پڑھتے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو علیحدہ علیحدہ اور چھوٹے چھوٹے گروہوں کی صورت میں جماعت کے ساتھ نماز

حوالہ 1: "مصنف ابن ابی شیبہ" جلد نمبر 2، صفحہ نمبر 164، حدیث نمبر 7692، طبع ریاض۔

حوالہ 2: "معجم طبرانی اوسط" جلد نمبر 5، صفحہ نمبر 324، حدیث نمبر 5440، طبع قاھرہ۔

حوالہ 3: "مسند عبد بن حمید" جز نمبر 1، صفحہ نمبر 218، حدیث نمبر 653، طبع مصر۔

marfat.com

پڑھتے دیکھا تو فرمایا میرا خیال ہے اگر میں ان لوگوں کو ایک قاری کے ساتھ جمع کر دوں تو بہتر ہو گا۔ پھر آپ نے اس کا پختہ ارادہ فرمایا اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت میں جمع کر دیا۔

حضرت عبدالرحمن فرماتے ہیں پھر ایک رات میں جب لوگ مسجد میں ایک قاری کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''نعمت البدعة هذه.''

ترجمہ ''یہ اچھی بدعت ہے۔'' (5)

نماز تراویح کی فضیلت

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قیام رمضان (نماز تراویح) کی بہت زیادہ ترغیب دیتے تھے لیکن آپ تاکید کے ساتھ حکم نہیں فرماتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے ''جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب پانے کی نیت سے نماز تراویح پڑھے تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔'' (6)

یاد رہے کہ اس قسم کی حدیثوں میں گناہوں سے صغیرے گناہ مراد ہوتے ہیں۔ کیونکہ کبیرے بغیر توبہ اور تلافی نقصان اگر شرعاً ممکن ہو تو شریعت اسلامیہ میں تلافی کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کے بغیر معاف نہیں ہوتے۔ مثلاً بالغ ہونے کے بعد فرض اور واجب نمازیں نہیں پڑھی تھیں تو اس کا گناہ توبہ اور نمازوں کی قضا سے معاف ہو گا۔ اور اگر کسی کی حق تلفی کی تھی تو یہ گناہ توبہ اور حق ادا کرنے یا معافی حاصل کرنے کے بغیر معاف نہیں ہو گا۔

نماز تراویح کا طبی فائدہ

رمضان المبارک میں مسلمان انواع و اقسام کے مشروبات اور کھانوں کے ساتھ افطاری کرتے ہیں، نماز تراویح کے روحانی فوائد و برکات کے ساتھ ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ افطاری ہضم ہو جاتی ہے اور پیٹ ہلکا بھلا ہو جاتا ہے۔

نماز تراویح کے احکام و مسائل:

اہلسنت کے چاروں فقہی مذاہب میں نماز تراویح بیس رکعت سنت موکدہ ہے اور جماعت کے ساتھ ادا کرنا مستحب ہے اور نماز تراویح باجماعت میں کم از کم ایک ختم قرآن مجید صحابہ کرام کی سنت موکدہ ہے نماز تراویح فوت ہو جائے تو اس کی قضا نہیں۔ نماز تراویح کا وقت نماز عشاء کا وقت ہے لیکن اسے فرض عشاء سے پہلے پڑھنا جائز نہیں۔ البتہ وتر سے پہلے اور وتر کے بعد پڑھنا جائز ہے۔

نماز تراویح میں نابالغ کی امامت صحیح نہیں۔

(فتاوی ہندیہ المعروف عالمگیری)

نماز تراویح دو دو رکعت مسنون ہے۔ اور ہر چار رکعت کے بعد ترویحہ مستحب ہے۔ ترویحہ کا معنی تھکاوٹ دور کرنے کے لئے راحت کا موقع دینا، ترویحہ میں خاموش بیٹھنا، ذکر کرنا اور نوافل پڑھنا جائز ہے۔ زمانہ قدیم میں اہل مکہ ہر ترویحہ میں طواف کعبہ کرتے تھے اور اہل مدینہ ہر ترویحہ میں چار رکعت نوافل ادا کر لیتے تھے اور اس طرح نماز تراویح کی ترویحات میں سولہ نوافل پڑھتے تھے اس لیے روایت ہے کہ عالم مدینہ امام مالک کی تراویح چھتیس

حوالہ 4 ''صحیح مسلم'' کتاب صلوة المسافرين الخ، باب الترغيب فی قيام رمضان وهو التراويح، حديث 1270

حوالہ 5 ''صحیح بخاری'' کتاب صلاة التراويح، باب فضل من قام رمضان، حديث نمبر 1871

حوالہ 6 ''صحیح مسلم'' کتاب صلوة المسافرين الخ، باب الترغيب فی قيام رمضان وهو التراويح، حديث 1266

marfat.com

رکعات پر مشتمل تھی۔

نماز تراویح ضائع مت کیجئے

ماہ رمضان المبارک میں بعض مساجد میں ایسے حفاظ کو نماز تراویح کی امامت سونپ دی جاتی ہے جن کی داڑھی ایک مشت سے کم ہوتی ہے ایسے امام کے پیچھے نماز ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ بہت سی مساجد میں نماز تراویح کے امام رکوع، سجدہ، قومہ اور جلسہ صحیح طریقے سے نہیں ادا کرتے۔ حدیثوں میں آیا ہے ایسی نماز قبول نہیں ہوتی بلکہ نمازی کے منہ پر مار دی جاتی ہے ایسے ہی قرآن مجید کی تلاوت اتنی تیز کرنا کہ سننے میں ایک ایک لفظ کی صحیح سمجھ نہ آئے سخت گناہ ہے۔

ذمہ دار حضرات کو چاہئے کہ ان خرابیوں کو دور کریں۔ نیز تراویح میں قرآن سنانے پر اجرت مقرر کرنا، اگرچہ صاف الفاظ میں نہ ہو سخت گناہ ہے۔ ہاں اگر طے پایا تھا کہ کوئی معاوضہ نہیں ہوگا اور بعد میں کسی نے خوشی سے قاری صاحب کی خدمت کی، تو جائز ہے۔ نیز جو شخص بدعقیدہ ہو یا کسی بدعقیدہ شخص کو اپنا بزرگ مانتا ہو اس کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں بلکہ ایسے شخص کی اقتداء کرنا سخت گناہ ہے۔

تراویح اور تہجد کے متعلق غیر مقلد وھابیہ (نام نہاد اهلحدیث) کا موقف

ان لوگوں کے نزدیک نماز تراویح اور نماز تہجد ایک نماز کا نام ہے اس کی کل رکعت آٹھ ہیں ان لوگوں کی سب سے بڑی دلیل روایت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہے کہ

"ما كان رسول الله ﷺ يزيد في رمضان وفي غيره على احدى عشر ركعات۔" (7)

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔"

اس کے علاوہ یہ لوگ بعض ضعیف روایتوں کا سہارا لیتے ہیں جن میں آٹھ رکعات سے نماز تہجد اور تین رکعت سے وتر مراد ہے۔

یاد رہے کہ اہلسنت کے نزدیک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں آٹھ رکعت نماز تہجد اور تین رکعت سے نماز وتر مراد ہے۔ جبکہ نماز تراویح ۲۰ رکعت دیگر دلائل سے ثابت ہے۔

تراویح اور تہجد کے متعلق اهلسنت کے چاروں فقهی مذاهب کا مسلک

اہلسنت کے نزدیک نماز تراویح اور نماز تہجد دونوں الگ الگ نمازیں ہیں۔ نماز تہجد کی مشروعیت رسول اللہ ﷺ کی مکی زندگی میں

"ومن الليل فتهجد به نافلة لک." (8)

سے ہوئی اور نماز تراویح کی مشروعیت مدنی زندگی میں ہجرت کے دوسرے سال جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو رسول اللہ ﷺ کے ارشاد:

"وسننت لكم قيامه." (9)

ترجمہ: یعنی میں نے تمہارے لئے قیام رمضان مسنون کردیا ہے۔

حوالہ 7: "صحیح بخاری" کتاب الجمعة، باب قیام النبی ﷺ باللیل فی رمضان، حدیث نمبر 1079۔

حوالہ 8: "قرآن مجید" پارہ نمبر 15، سورہ اسراء، آیت نمبر 79۔

حوالہ 9: "سنن نسائی" کتاب اقامة الصلوة والسنة فیها، باب فی قیام رمضان، حدیث نمبر 1318۔

marfat.com

سے ہوئی۔ محدثین کے کتب احادیث میں تراویح کیلئے قیام رمضان کے عنوان سے اور تہجد کیلئے قیام اللیل کے عنوان سے الگ الگ باب باندھے ہیں۔ نماز تراویح کی رکعات بیس ہیں اور نماز تہجد کی تعداد دو رکعت سے آٹھ رکعات تک ہے۔ نماز تراویح صرف ماہ رمضان میں پڑھی جاتی ہے اور نماز تہجد رمضان اور غیر رمضان میں عشاء کے بعد سونے سے جاگنے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔

بیس رکعت تراویح کے مختصر دلائل

نماز تراویح 20 رکعت سنت نبوی و سنت صحابہ ہے۔ فقہ اسلامی میں ائمہ اربعہ کا اسی تعداد بیس رکعت پر اجماع ہے۔ حرمین شریفین میں ہمیشہ سے اب تک اسی تعداد پر عمل ہے۔

حرمین شریفین کی تاریخ محفوظ ہے کیا آٹھ رکعت تراویح کی تبلیغ کرنے والے سہل پسند لوگ ثابت کرسکتے ہیں کہ حرمین شریفین میں پہلے آٹھ رکعت تراویح پڑھائی جاتی تھی اور فلاں سن میں اس کی تعداد بڑھا کر بیس کردی گئی۔ انشاء اللہ تعالیٰ تابروز قیامت ثابت نہیں کرسکیں گے۔

بیس رکعت نماز تراویح کے دلائل کے سلسلہ میں آپ امام بخاری کے استاذ محدث ابو بکر بن ابی شیبہ رضی اللہ عنہ کی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کردہ مرفوع حدیث نبوی کا مطالعہ کرچکے اب اس کے بعد دور فاروقی، عثمانی، علوی اور ائمہ اربعہ کے مذہب کے بارے میں چند حوالہ جات پیش کرتے ہیں۔

☆ امام بخاری و مسلم کے دادا استاذ محدث عبدالرزاق اپنے مسند جلد نمبر 4، صفحہ نمبر 2-261 پر صحابی رسول حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ

"کنا نقوم فی زمن عمر بن الخطاب بعشرین رکعة."

ترجمہ: ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں بیس رکعت پڑھتے تھے۔"

☆ سنن بیہقی کبیر میں ہے:

حضرت سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

"کانوا یقومون علی عهد عمر فی شهر رمضان بعشرین رکعة. قال وکانو یقرون بالمئین وکانوا یتوکؤن علی عصیهم فی عهد عثمان بن عفان رضی الله عنه من شدة القیام." (10، 11)

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں (صحابہ و تابعین) ماہ رمضان المبارک میں بیس تراویح پڑھا کرتے تھے اور یہ کہا کہ وہ سو سو آیتوں والی سورتیں پڑھا کرتے تھے اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بھی (ایسا ہی تھا) اور لمبے قیام کی شدت کی وجہ سے وہ اپنی لاٹھیوں پر ٹیک لگالیا کرتے تھے۔"

☆ امام بخاری و مسلم کے استاذ محدث ابو بکر بن ابی شیبہ اپنے مصنف ابن ابی شیبہ جلد: 2۔ صفحہ۔ 163، حدیث نمبر 7681 میں حضرت ابوالحسنا سے روایت ہے کہ

"ان علیا امر رجلا یصلی بهم فی رمضان عشرین رکعة."

ترجمہ: "بیشک حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو رمضان المبارک میں ہمیں بیس رکعتیں

حوالہ 10: "سنن بیہقی کبیر" کتاب الصلوۃ، باب فی عدد رکعات القیام الخ، جز: 4۔ صفحہ: 61، حدیث: 4722۔

حوالہ 11: "مسند ابن الجعد" جز نمبر 1، صفحہ نمبر 413، طبع بیروت

marfat.com

تراویح پڑھانے کا حکم فرمایا۔''

☆ شارح مشکوۃ محدث وفقیہ حضرت علامہ علی قاری مکی مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد:3، صفحہ نمبر 194 پر فرماتے ہیں:

''اجمع الصحابة علی التراویح عشرون رکعة.''

ترجمہ: ''تمام صحابہ کبار کا اجماع ہے کہ نماز تراویح بیس رکعت ہے۔''

بیس رکعت نماز تراویح پر فقہ اسلامی کے ائمہ اربعہ کا اجماع

امام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف ''میزان الشریعۃ الکبری'' جلد: 1، صفحہ نمبر 148 میں فرماتے ہیں:

''قول ابی حنیفه والشافعی، واحمد ان الصلوة التراویح فی شهر رمضان عشرون رکعة مع قول مالک فی احدی الروایات منه انها ستة وثلاثون رکعة.''

ترجمہ: امام ابوحنیفہ، امام شافعی، وامام احمد کا قول یہ ہے کہ نماز تراویح ماہ رمضان میں بیس بیس رکعتیں ہیں جبکہ امام مالک کا قول ایک روایت میں ہے کہ چھتیس رکعتیں ہیں۔'' (12)

چھتیس رکعتوں کی وضاحت ہم پہلے کر چکے ہیں کہ اہل مدینہ اصل نماز تراویح بیس رکعت پڑھتے تھے اور ہر ترویحہ میں اہل مکہ طواف کرتے تھے اور اہل مدینہ چار رکعت نفل پڑھا کرتے تھے۔

امام ترمذی کی شہادت:

امام ترمذی ابواب الصوم باب ماجاء فی قیام شہر رمضان میں فرماتے ہیں:

''واکثر اهل العلم علی ماروی عن علی وعمر وغیر هما عن اصحاب النبی صلی الله علیه وآله وسلم عشرین رکعة وهو قول سفیان الثوری وابن المبارک و الشاعی وقال شافعی هکذا ادرکت بلاد مکة یصلون عشرین رکعة.''

ترجمہ: جمہور اہل علم کا مسلک حضرت عمر فاروق، حضرت علی المرتضیٰ اور دیگر تمام صحابہ کبار کے عمل کے مطابق بیس رکعت نماز تراویح ہے۔ امام سفیان ثوری، حضرت عبداللہ بن مبارک اور امام شافعی علیہم الرحمہ کا بھی یہی قول ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اسی طرح اہل مکہ کو بیس رکعت نماز تراویح پڑھتے دیکھا۔

بیس تراویح پر ہمیشہ سے تمام اہل اسلام کا عمل

شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:

''والذی استقر الامر علیه واشتهر من اجمعین الصحابه والتابعین ومن بعد کم اجمعین هو العشرون من الصدر الاول الی الان.'' (13)

ترجمہ: یعنی جس پر فیصلہ قرار پایا اور صدیوں سے آج تک صحابہ وتابعین اور ان کے بعد مسلمانوں سے مشہور ہوا وہ بیس تراویح ہی ہے۔''

بیس رکعت نماز تراویح پر وہابیہ کے اماموں کی گواہیاں

عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نجدی اپنے فتاوی نجدیہ میں لکھتے ہیں:

''ان عمر رضی الله عنه لما جمع الناس

حوالہ 12. ''التمهید لابن عبد البر'' جز نمبر 8، صفحہ نمبر 113.

حوالہ 13 ''ماثبت بالسنه'' شیخ محقق عبدالحق رحمۃ اللہ، صفحہ نمبر 286.

marfat.com

علی ابی بن کعب کانت صلاتهم عشرین رکعة۔"

ترجمہ: "بیشک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت میں جمع کیا تھا تو ان کی نماز (تراویح) بیس رکعت تھی۔"

وہابیوں کے شیخ ابن تیمیہ اپنے مجموعہ فتاوی جلد نمبر 4 میں لکھتے ہیں:

"التراویح ان صلاها کمذهب ابی حنیفه والشافعی واحمد عشرین رکعة او کمذهب مالک ستاو ثلاثین رکعة."

ترجمہ: یعنی امام ابو حنیفہ امام شافعی اور امام احمد کے مذہب میں نماز تراویح بیس رکعتیں اور امام مالک کے مذہب میں چھتیس رکعتیں ہیں۔

اس دور کے وہابیوں کے مسلمہ پیشوا نواب صدیق حسن بھوپالوی کے بیٹے نور الحسن بھوپالوی اپنی تصنیف "عرف الجادی" صفحہ نمبر 84 میں لکھتے ہیں:

ترجمہ: نوافل کی زیادہ رکعت پڑھنا ہی فائدہ مند ہے، بیس تراویح یا زیادہ سے منع کرنے کا کوئی جواز نہیں۔

نماز وتر کے احکام و مسائل

وتر کا لغوی معنی طاق عدد ہے اور شریعت میں نماز وتر سے مراد تین رکعت نماز ہے جو کہ نماز عشاء کے بعد پڑھنا واجب ہے۔ اس کا وقت فرض عشاء کے بعد طلوع صبح صادق سے پہلے تک ہے۔ نماز وتر میں سارا سال تیسری رکعت میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت واجب ہے۔

سنن نسائی میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

"ان رسول اللہ ﷺ کان یوتر بثلث رکعات... و یقنت قبل الرکوع." (14)

ترجمہ: "بیشک رسول اللہ ﷺ تین رکعت نماز وتر پڑھتے تھے اور رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے"

امام بخاری اور مسلم کے استاد ابو بکر بن ابی شیبہ اپنے مصنف جلد: 2، صفحہ نمبر 90، حدیث نمبر 6834، طبع ریاض میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ

"قال اجمع المسلمون علی ان الوتر ثلاث لایسلم الافی آخرهن"

ترجمہ: "تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ وتر تین رکعتیں ہیں اور سلام پھیرنا آخری رکعت کے بعد ہے۔"

شرح سنن ابن ماجہ، جلد: 1، صفحہ: 82 میں ہے:

"قال ﷺ الوتر حق واجب علی کل مسلم"

ترجمہ: "نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر نماز وتر لازم و واجب ہے۔"

عینی شرح بخاری میں ہے:

"ان رسول اللہ ﷺ نهی عن البتیراء ان یصلی الرجل واحدة یوتر بها۔" (15)

ترجمہ: "بیشک رسول اللہ ﷺ نے بتیراء سے منع فرمایا، بتیراء یہ ہے کہ آدمی صرف ایک رکعت نماز پڑھے"

نماز وتر ماہ رمضان کے علاوہ دیگر مہینوں میں بغیر جماعت کے مشروع ہے۔ جبکہ رمضان المبارک میں جماعت کے ساتھ سنت صحابہ ہے۔ وتر جماعت کے ساتھ اس صورت میں پڑھے جبکہ فرض بھی جماعت کے ساتھ پڑھے، یہی افضل ہے (در مختار و عالمگیری)۔ نماز وتر فوت ہونے کی صورت میں قضاء کرے اور دعائے قنوت رہ جانے کی صورت میں سجدہ سہو واجب ہے۔

حوالہ 14: "سنن نسائی" کتاب قیام اللیل الخ، باب ذکر اختلاف الناقلین الخ، حدیث نمبر 1681.

حوالہ 15: "التمهید لابن عبد البر" جز: 13، صفحہ نمبر 254.

marfat.com

قرآن و سنت کی روشنی میں سوالوں کے مدلل جوابات پر مشتمل
دار الافتاء اہلسنت

صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری

آدم علیہ السلام کا علم!

سوال:

آدم علیہ السلام کو علم میں برتری کی وجہ سے مسجود ملائکہ بنایا گیا۔ میرا سوال یہ ہے کہ اللہ نے انہیں کتنا علم سکھایا تھا؟
راحیل اصغر، کراچی

جواب

قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

''وعلم آدم الاسماء کلھا ثم عرضھم علی الملائکۃ.'' (1)

ترجمہ: ''اور اللہ نے آدم (علیہ السلام) کو تمام اشیاء کے نام سکھائے، پھر سب اشیاء ملائکہ پر پیش کیں۔''

کتب تفاسیر میں ہے:

''آدم علیہ السلام کو فقط چیزوں کے نام ہی نہ بتائے گئے تھے بلکہ ان کی حقیقتیں اور خاصیتیں اور نفع ونقصان اور ان کا طریقہ استعمال اور انکے بنانے کے طریقے غرض یہ کہ ہر چیز کے سارے حالات بتادیئے گئے، اور کیونکہ ہر حال چیز کی علامت ہوتا ہے، اس لئے وہ سب احوال وواقعات بھی اسماء میں داخل ہیں۔ ان سب تفاصیل کا علم اس لئے ہے کہ صرف علم ذات بتانے سے علم کامل نہیں ہوتا اور نہ خلافت کا مقصود حاصل ہوتا ہے اس لئے سب کچھ بتادیا گیا۔ (2)

نیز لفظ ''کلھا'' میں بہت گنجائش ہے، جس طرح ''خالق کل شی'' سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا ہر چیز کا خالق ہے، اسی طرح ''کلھا'' سے معلوم ہوا کہ کوئی نام بھی آدم علیہ السلام کے علم سے نہ بچا۔

اور ''ثم عرضھم'' سے معلوم ہوا کہ صرف غائبانہ نام ہی نہ بتائے گئے تھے بلکہ دکھائی دی جانے والی اشیاء دکھائی بھی گئیں تھیں، یعنی جو چیزیں قیامت تک کبھی بھی پیدا ہونیوالی تھیں مثلاً جدید ایجادات وغیرہ یہ سب چیزیں انکو دکھا کر انکے نام اور ان کے حالات بتادئے گئے اور پھر ان سب چیزوں کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا گیا''

میں کہتا ہوں کہ

فرشتوں میں وہ بھی ہیں جو ''لوح محفوظ'' کے علم سے بھی روشناس ہیں، اور ابلیس کو اگرچہ لوح محفوظ کا علم حاصل نہیں لیکن پھر بھی وہ ہر اچھی بری چیز کو جانتا ہے اور ہر دل کے ارادہ کو بھی جانتا ہے، اسی لئے تو جبھی بندہ کسی بھی اچھائی کا ارادہ کرتا ہے اسے فوراً علم ہوجاتا ہے اور وہ

حوالہ 1: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 1، سورہ بقرہ، آیت نمبر 31.

حوالہ 2: ''کتب تفاسیر'' زیر آیت آیت نمبر 31. پارہ نمبر 1، سورہ بقرہ۔

marfat.com

روکنے کی فوراً کوشش کرتا ہے۔ لہذا حضرت آدم علیہ السلام کو ان سب سے زیادہ علم عطا کیا گیا۔ (3)

چنانچہ "تفسیر روح البیان" ودیگر کتب تفاسیر میں ہے کہ

"آدم علیہ السلام کو 7 لاکھ زبانوں کا علم اور 1000 ہزار پیشوں میں خوب مہارت تھی۔" (3)

یہ ہے آدم علیہ السلام کا علم! جس کی حد مقرر کرنا ہمارے بس کی بات نہیں، اور یہی وجہ ہے کہ آدم علیہ السلام کو مسجود ملائکہ بنایا گیا۔

لیکن یہ بھی ذہن نشین کرتے چلئے کہ مفسرین کرام نے ان آیات کے تحت یہ بھی لکھا ہے کہ

"آدم علیہ السلام کی پیشانی میں نور مصطفیٰ ﷺ جلوہ گر تھا، یہ سب اسی کی برکتیں اور عظمتیں تھیں۔"

وقت کم ہو تو سنت فجر کب پڑھنی چاہئیں؟

سوال:

نماز فجر کا وقت کم ہو تو سنتیں فرض کے بعد پڑھی جا سکتی ہیں؟

صلاح الدین، کراچی

جواب:

اگر وقت فجر کے اندر سنتیں پڑھ کر فرض نماز بھی پڑھ سکتے ہوں یا سنتیں پڑھ کر جماعت کے ساتھ شامل ہو سکتے ہوں تو سنتیں پڑھ کر پھر فرض نماز پڑھنی چاہئیں ورنہ صرف فرض پڑھ لیں۔ اور سنتیں سورج طلوع ہونے کے 20 منٹ بعد سے لے کر ضحوی کبریٰ (نصف النہار شرعی) تک کسی بھی وقت احتیاطاً پڑھ لی جائیں۔ جبکہ نماز فجر کے فوراً بعد پڑھنا جائز نہیں۔

شب برأت کو آتش بازی کرنے کا حکم!

سوال:

"شب برأت" کو برصغیر کے مسلمانوں میں آتش بازی کی رسم رائج ہے، بتائیں کہ اس کا حکم کیا ہے؟ محمد یوسف بھٹہ گجرات + محمد عمران لیاری کراچی

جواب:

شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:

"آتش بازی بدعت سیئہ ہے۔"

مفتی اعظم حضرت سید ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"آتش بازی سخت حرام ہے۔ اور مسلمانوں کو چاہیے کہ یہ پیسہ صدقہ وخیرات وبرکات کی صورت میں غرباء ومساکین پر خرچ کریں۔"

والد محترم واستاذی مکرم پیر محمد افضل قادری مدظلہ کے نزدیک درج ذیل وجوہات کی بناء پر آتش بازی حرام ہے:

1۔ آتش بازی کھلا اسراف وفضول خرچی ہے، اور "قرآن مجید" پارہ 15، سورہ اسراء، آیت نمبر 27 میں ارشادِ خداوندی ہے:

"اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ۔"

ترجمہ: "بیشک بغیر کسی غرض کے پیسہ ضائع کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔"

2۔ اس شب کو خصوصی طور پر آتش بازی حرام ہے کہ لیلہ مبارکہ اور ملائکہ کی بے ادبی ہے۔

3۔ آتش بازی سے عبادت گزاروں کی عبادت، علماء وطلبہ کی تعلیم وتعلم، اور بیماروں، بوڑھوں اور تھکے

حوالہ 3، 4: "تفسیر مدارک"، "تفسیر خازن"، "تفسیر کبیر"، "تفسیر ابی سعود"، "تفسیر ابن کثیر"، تفسیر طبری" "تفسیر قرطبی"، "تفسیر روح البیان" "تفسیر نعیمی" زیر آیت نمبر 31 سورہ بقرہ، پارہ 1۔

marfat.com

مانند ے لوگوں کے آرام و نیند میں خلل ڈالنا ہے، جو کہ ظلم وزیادتی ہے اور عبادات کی سخت توہین اور علم کا نقصان ہے

4۔ آتش بازی سے بسا اوقات دوکانوں، گھروں اور قیمتی اشیاء کو آگ لگ جاتی ہے، اور ہر سال درجنوں لوگوں کی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ لہذا آتش بازی ''فساد فی الارض'' ہے۔

5۔ آتش بازی کے بہانے بچے شب بھر گھروں سے باہر رہتے ہیں، غلط ماحول اور غلط سوسائٹی کی وجہ سے جرائم اور کبیرہ گناہوں کی عادت پڑنے کا قوی اندیشہ ہے، اس لئے آتش بازی سخت خطرناک و حرام ہے۔

یاد رہے کہ جو والدین اور ذمہ دار حضرات آتش بازی سے نہیں روکتے وہ بھی سخت گناہگار ہیں۔

کمائی کے باطل ذریعے کون کون سے ہیں؟

سوال:

کمائی کے کون کون سے ذریعے باطل ہیں؟

نصیر قریشی، ٹانڈہ

جواب

☆ غیر مشروع اور بغیر استحقاق شرعی کمائی کا ہر ذریعہ باطل اور حرام ہے۔ مثلاً سود کی تمام اقسام (5، 6)، جوا اور اس کی تمام ممکنہ صورتیں، چوری، ڈکیتی، کم تولنا، ظلم، خیانت، غصب، رشوت، ملاوٹ، عقود فاسدہ، مالی جرمانے، جھوٹی گواہی اور جھوٹی قسم سے مال حاصل کرنا، حق کا انکار کر کے مال لینا، وغیرہ۔ ان سب سے بچنا فرض ہے۔ قرآن مجید کی متعدد آیات اور احادیث صریحہ صحیحہ میں اس سے بچنے کی تاکیدیں اور نہ بچنے والوں کے لئے سخت وعیدیں آئی ہیں۔

☆ حرام پیشوں کی کمائی بھی حرام ہے۔ اس کا استعمال جائز نہیں مثلاً گانے بجانے کی اجرت، جھوٹی گواہی کی اجرت، جھوٹی وکالت کی اجرت، نوحہ گری کی اجرت، تصویر سازی کی اجرت، داڑھی منڈانے کی اجرت وغیرہ۔ ان سے بچنا ضروری ہے۔

☆ حرام مال کا کھانا جس طرح حرام ہے، اسی طرح اس کے دیگر استعمالات مثلاً پینا، جائداد بنانا، اس پر سواری کرنا، لباس بنانا اور دیگر تصرفات بھی ناجائز ہیں ان سے بچنا بھی ضروری ہے۔

☆ جس طرح حرام ذرائع سے رزق حاصل کرنا حرام ہے اسی طرح اپنا حلال مال حرام ذرائع پر خرچ کرنا بھی حرام ہے۔ مثلاً رقص وسرود، آتش بازی، شراب و کباب کی محافل اور تماشا وغیرہ پر خرچ کرنا۔

☆ تجارت میں دھوکہ دہی حرام ہے۔ اس سے اعتبار اٹھ جاتا ہے، تجارت تباہ ہو جائے گی اور تجارت کی تباہی سے قومیں ہلاکت میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ نیز دھوکے سے غریب خریدار تباہ ہو جائے گا۔ کسی غریب کی تباہی کا سامان کرنا بھی حرام ہے۔

☆ حرام مال لے کر خود کو عذاب الٰہی میں گرفتار کرنا درست نہیں۔ لہذا حرام خوری سے بچنا بھی فرض ہے

☆ غیر ضروری کام میں ایسی مشقت جس سے ہلاکت کا قوی اندیشہ ہو، حرام ہے۔ ایسے کاموں سے اجتناب شرعاً ضروری ہے۔

☆ حرام کو حلال جان کر استعمال کرنا یا حلال کو حرام جاننا کفر ہے اور ہمیشہ کے عذاب میں گرفتار ہونے والی بات ہے۔ (6)

حوالہ 5: ''صحیح مسلم'' کتاب المساقات، باب لعن آکل الربا وموکله، حدیث نمبر 2994۔

حوالہ 6: ''سنن ترمذی'' کتاب البیوع عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء فی اکل الربا، حدیث نمبر 1127۔

marfat.com

☆ لیکن حرام کو حرام سمجھ کر کرنا فسق ہے۔ بہر حال اس سے اجتناب بھی فرض ہے۔

☆ مسلمان کے مال کی طرح ذمی کافر (جس کے پاس اسلامی ملک میں رہنے کا اجازت نامہ ہو) کے مال کی حفاظت بھی مسلمانوں پر فرض ہے۔ اور اسکے مال کو ناجائز طریقے سے لینا بھی حرام ہے۔

روزے کو فاسد کرنے والی چیزیں!

سوال:

کن کاموں سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے؟

محمد صالح، 7 بیک روڈ لیڈز UK

جواب:

کھانے یا پینے یا جماع کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے جب کہ روزہ دار ہونا یاد ہو اور اگر روزہ دار ہونا یاد نہ رہا اور بھول کر کھالیا یا پی لیا تو روزہ ٹوٹے گا نہیں۔

حقہ، سگریٹ، بیڑی، چرٹ، سگار پینے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ پان کھانے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے اگرچہ پیک تھوک دیا ہو۔ شکر، چینی، گڑ وغیرہ ایسی چیزیں جو منہ میں رکھنے سے گھل جاتی ہیں منہ میں رکھی اور تھوک نگل گیا تو اس سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

دانتوں میں کوئی چیز چنے برابر یا اس سے زیادہ تھی اسے کھالیا یا کم تھی لیکن باہر سے لے کر کھائی تو بھی روزہ ٹوٹ گیا۔ دانتوں سے خون نکل کر حلق سے نیچے اترا اور خون تھوک سے زیادہ یا برابر تھا یا کم تھا مگر اس کا مزہ حلق میں معلوم ہوا تو ان سب صورتوں میں روزہ جاتا رہا اور اگر خون کم تھا اور مزہ بھی معلوم نہ ہوا تو روزہ نہ گیا۔

حقہ لیا یا نتھنوں میں دوا چڑھائی یا کان میں تیل ڈالا یا تیل چلا گیا تو روزہ ٹوٹ گیا اور اگر پانی کان میں چلا گیا یا ڈالا تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ کلی کر رہا ہے بلا قصد پانی حلق سے اتر گیا یا ناک میں پانی چڑھا رہا تھا پانی دماغ میں چڑھ گیا تو روزہ ٹوٹ گیا لیکن اگر روزہ ہونا بھول گیا ہو تو نہ ٹوٹے گا۔

سوتے میں پانی پی لیا یا کچھ کھالیا یا منہ کھولا تھا اور پانی کا قطرہ یا اولا حلق میں چلا گیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔ منہ میں کوئی رنگین چیز رکھی جس سے تھوک رنگین ہو گیا پھر تھوک نگل لیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔

آنسو منہ میں چلا گیا اور نگل لیا اگر بوند دو بوند ہے تو روزہ نہ گیا اور اگر زیادہ تھا کہ اس کی نمکینی پورے منہ میں معلوم ہوئی روزہ ٹوٹ گیا۔ پسینہ کا بھی یہی حکم ہے

مرد عورت کے قریب ہوا اور انزال ہو گیا تو روزہ جاتا رہا اگرچہ عمل زوجیت نہ بھی کیا۔ لیکن اگر عمل زوجیت کیا اور انزال نہ بھی ہوا تو روزہ جاتا رہا۔ اور اگر عورت نے مرد کو چھوا اور مرد کو انزال ہو گیا تو روزہ نہ ٹوٹا۔ عورت کو کپڑے کے اوپر سے چھوا اور کپڑا اتنا موٹا ہے کہ بدن کی گرمی معلوم نہ ہوئی تو روزہ نہ ٹوٹا اگرچہ انزال ہو گیا۔

قصداً منہ بھر قے کی اور روزہ دار ہونا یاد ہے تو روزہ ٹوٹ گیا اور اگر منہ بھر سے کم کی تو روزہ نہ ٹوٹا۔ بے اختیار قے ہو گئی تو تھوڑی ہو یا زیادہ روزہ نہ ٹوٹا۔ بے اختیار قے ہوئی اور خود بخود اندر لوٹ گئی تو روزہ نہ ٹوٹا چاہے تھوڑی ہو یا زیادہ روزہ یاد ہو یا نہ ہو۔ قے کے یہ احکام اس وقت ہیں کہ قے میں کھانا آئے یا صفرا یا خون، اور اگر بلغم آیا تو مطلقا روزہ نہ ٹوٹے گا۔ (7، 8، 9، 10)

حوالہ 07 "تبیین الحقائق، شرح کنز الدقائق" کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسد الصوم.
حوالہ 08 "المبسوط" امام محمد بن احمد بن ابی سهل سرحسی، کتاب الصوم.
حوالہ 09 "بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع" کتاب الصوم، باب ما یجب فیه القضاء الخ.
حوالہ 10 "رد المحتار علی الدر المختار" کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسد الصوم، فصل فی حکم فساد الصوم، دار الکتب العلمیه.

marfat.com

تحریر پاکستان میں حضور ﷺ کی روحانی مدد

چند واقعات

پروفیسر ڈاکٹر عظیم قادری

پاکستان کی سرزمین ایک خطے کا نام نہیں بلکہ نظریے اور تحریک کا نام ہے۔ مدینہ منورہ کی اسلامی مملکت کے بعد پاکستان دنیا کی واحد اسلامی مملکت ہے جو ایک اسلامی نظریہ کی بنیاد پر معرض وجود میں آئی۔ محمد علی جناح نے لندن میں موجود چار یونیورسٹیوں میں سے لنکن ان یونیورسٹی میں صرف اس لئے داخلہ لیا تھا کہ اس جامعہ میں ایک بورڈ پر دنیا کے بڑے بڑے قانون دانوں کے ناموں کی فہرست میں حضور نبی کریم ﷺ کا نام نامی اسم گرامی پہلے نمبر پر تھا۔ یہ عشق نبی کی سیڑھی کا پہلا زینہ تھا جو محمد علی جناح نے اعلیٰ تعلیم کے حصول کے آغاز پر طے کیا۔ اسی دن انہوں نے محبت رسول ﷺ کی غلامی کا پٹہ ڈال لیا تھا۔

سید صابر حسین بخاری نے اپنی کتاب ''بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں قائد اعظم'' میں ایک ایمان افروز واقعہ تحریر کیا ہے کہ جب قائد اعظم نے برصغیر کی سیاست سے دلبرداشتہ ہو کر انگلستان میں سکونت پذیر ہونے کا فیصلہ کیا تو بہت سے مسلمان اکابرین نے انہیں واپسی کے خطوط لکھے اور ملاقاتیں کیں مگر وہ واپس آنے پر راضی نہ ہوئے۔ پھر ان کے ساتھ عجیب و غریب واقعہ پیش آیا جس کے بعد وہ فوری طور پر واپس آنے کے لیے تیار ہو گئے۔ اس بارے میں محمد علی جناح نے اپنے ایک قریبی ساتھی کو بتاتے ہوئے کہا کہ میں لندن میں اپنے فلیٹ پر سویا ہوا تھا رات کا پچھلا پہر ہو گا میرے بستر کو کسی نے ہلایا میں نے آنکھیں کھولیں ادھر ادھر دیکھا مجھے کوئی نظر نہ آیا میں سو گیا میرا بستر پھر ہلا میں نے دوبارہ ادھر ادھر دیکھا سوچا شاید زلزلہ آیا ہو۔ کمرے سے باہر نکل کر دوسرے فلیٹوں کا جائزہ لیا تمام لوگ محو استراحت تھے میں کمرے میں آکر بستر پر سو گیا۔ کچھ ہی دیر گزری تھی کہ تیسری بار پھر کسی نے میرا بستر زور سے ہلایا۔ میں ہڑبڑا کر اٹھا پورا کمرہ خوشبو سے معطر تھا میں نے فوری طور پر محسوس کیا کہ ایک غیر معمولی شخصیت میرے کمرے میں موجود ہے۔

میں نے کہا کہ آپ کون ہیں؟ آگے سے جواب آیا: میں تمہارا پیغمبر محمد (ﷺ) ہوں! میں جہاں تھا وہیں بیٹھ گیا، دونوں ہاتھ باندھ لیے اور سر جھکا لیا۔ فوراً میرے منہ سے نکلا: آپ پر سلام ہو میرے آقا ﷺ!

ایک بار پھر وہ خوبصورت آواز گونجی کہ

''برصغیر کے مسلمانوں کو تمہاری ضرورت ہے میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تحریک آزادی کا فریضہ انجام دو میں تمہارے ساتھ ہوں تم بالکل فکر نہ کرو تم اپنے مقصد میں کامیاب رہو گے۔''

میں ہمہ تن گوش تھا صرف اتنا کہہ پایا:

''آقا ﷺ آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔''

یہ عظیم واقعہ انگلستان سے محمد علی جناح کی واپسی

marfat.com

کا باعث بنا۔ یہ تمام گفتگو انگریزی میں ہوئی۔

1934ء میں محمد علی جناح نے واپس آ کر مسلم لیگ کی باگ ڈور سنبھالی اور چند ہی سال میں اسے ایک مضبوط منظم سیاسی جماعت بنا دیا۔

صاحبزادہ سید نصیر الدین گولڑوی فرماتے ہیں کہ میرے دادا محترم بابو جی کو دوسرے کئی علماء اور مشائخ کی طرح قائداعظم کی غیر شرعی شخصیت اور اسلام کے نام پر ایک خطہ کا حصول قدرے کھٹکتا تھا۔ اس دوران آپ اجمیر شریف تشریف لے گئے وہاں ایک دن ایک مخلص شخص نے آپ سے عرض کی کہ حضرت میں نے رات سرکار دوعالم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل کیا تھا آپ کے سامنے میز پر فائل پڑی تھی۔ چند لمحے بعد ایک سوٹڈ بوٹڈ شخص حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے اس کو وہ فائل دے کر فرمایا کہ یہ پاکستان کی فائل ہے۔ اسی دن اخبار کے صفحہ اول پر محمد علی جناح کی تصویر دیکھ کر اس شخص نے حضرت بابو جی سے کہا کہ یہی وہ شخص جسے رات میں نے خواب میں حضرت رسالت مآب ﷺ سے پاکستان کی فائل لیتے ہوئے دیکھا۔ اس دن سے حضرت بابو جی مسلم لیگ کے حامی ہو گئے۔

یوپی کی جامع مسجد میں وعظ کرتے ہوئے خطیب صاحب نے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ محمد علی جناح ایسا ہے ایسا ہے مگر جو رات منظر میں نے دیکھا ہے وہ کچھ اور ہے۔ میں نے ایک تخت پر حضور نبی کریم ﷺ کو جلوہ افروز دیکھا۔ ان کے پہلو میں ایک شخص بیٹھا ہوا ہے۔ کسی سوال کرنے والے کے جواب میں حضور سرور کائنات ﷺ نے فرمایا یہ محمد علی جناح ہیں۔

بانی پاکستان حضرت قائداعظم محمد علی جناح کی کامیابی کا راز جاننے کی کوشش کی جائے تو یہ انکشاف سامنے آتا ہے کہ قائداعظم نے وکلاء کے اجتماع میں خود بتایا کہ وہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں کثرت سے درود شریف پڑھتے تھے۔ انہوں نے اس کا کئی مرتبہ ذکر فرمایا یہ وہ راز تھا جس کی بدولت قائداعظم محمد علی جناح کو محبت رسول ﷺ کا خزینہ حاصل تھا۔ آپ ﷺ کے لازوال محبت، عشق کے باعث پاکستان کا قیام ممکن ہوا۔ اس طرح ایک آزاد اور خود مختار اسلامی مملکت کا خواب جو رسول اللہ ﷺ نے محمد علی جناح کو دکھایا تھا شرمندہ تعبیر ہو گیا۔

قائداعظم نے اپنی فہم و فراست سے خدائے ذوالجلال کی مدد اور رسول اللہ ﷺ کے فیض سے ایک ناممکن کو ممکن کر دکھایا۔

محمد فیاض حسین چشتی نظامی لکھتے ہیں کہ میرے والد محترم حضرت بشیر احمد چشتی نظامی کو ایک دفعہ عین اس وقت بیداری میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی جب حضرت قائداعظم محمد علی جناح کی کراچی میں تدفین ہو رہی تھی۔ والد محترم نے بتایا کہ اس وقت فخر موجودات حضور آقا موجودات ﷺ تشریف لائے اور اپنے ہاتھوں سے قائداعظم کو لحد میں اتارا۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ

"یہ میرا پیارا ہے۔"

قائداعظم اللہ کے حبیب ﷺ کے پیارے کیوں نہ ہوں اسلام میں ایک غلام آدمی کو آزاد کرنے کا بہت ہی زیادہ ثواب ہے۔ حضرت قائداعظم نے تو برصغیر کے دس کروڑ عوام کو آزاد کروایا، کروڑوں عوام کو آزادی سے ہمکنار کرنے کا ثواب کتنا ہو گا؟ اس کا جواب اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔

marfat.com

شیران اسلام اور مجلہ الحقیقہ کے سرپرست اعلیٰ ممتاز علمی شخصیت مفکر اسلام پروفیسر مولانا محمد حسین آسی انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم کی وفات سے ہم ایک عظیم شخصیت سے محروم ہوگئے ہیں، انکی وفات عالم اسلام کیلئے نا قابل تلافی نقصان ہے، اللہ تعالیٰ انکے درجات ہمیشہ بلند فرمائے اور مسلمانوں کو انکی بلند پایہ تحریروں و دینی درد کے حامل پیغامات سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے، خاندان واحباب کے غم میں شریک ہیں: پیر محمد افضل قادری

امریکی سرپرستی میں حملہ کرنے والے اسرائیل کو حزب اللہ کا دندان شکن جواب، اب عالم اسلام کفر کے خلاف متحد ہو جائے!

عالمی تنظیم اہلسنت کے مرکزی امیر پیر محمد افضل قادری نے کہا ہے کہ اسرائیلی جارحیت محض حزب اللہ یا لبنان کے خلاف نہیں بلکہ امت مسلمہ کے خلاف کفار کی یلغار تھی، جس میں امریکہ اور دیگر دشمنان اسلام اسرائیل کے ساتھ تھے۔ لہٰذا مسلمان بھی متحد ہو جائیں اور اپنے دفاع کیلئے مضبوط اقدامات اٹھائیں۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان اور عراق پر قبضہ کے بعد لبنان پر اسرائیلی حملہ اور اس کے بعد شام اور ایران پر حملے کی تیاری سے عالم اسلام کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں کہ امریکہ، اسرائیل اور دیگر دشمنان اسلام مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنے کا پختہ ارادہ کئے ہوئے ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں کا دینی و شرعی فریضہ ہے کہ وہ کفار کی یلغار توڑیں اور امن وسلامتی کیلئے جہاد کا راستہ اختیار کریں۔ اس سلسلہ میں عالمی تنظیم اہلسنت کی اپیل پر جمعۃ المبارک 28 جولائی 2006ء کو ملک بھر میں ''یوم مطالبہ جہاد'' بھی منایا گیا۔ خطباء اسلام نے اپنے خطبات میں جہاد کی ضرورت واہمیت پر روشنی ڈالی اور مسلم حکمرانوں سے پرزور دیا کہ وہ متحد ہو کر اسرائیلی جارحیت کا مقابلہ کریں اور جارح اسرائیل کو دندان شکن جواب دیں، اس موقع پر امیر عالمی تنظیم اہلسنت نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی افواج لبنان بھیجیں تاکہ اسرائیلی جارحیت کو کچل کر مشرق وسطیٰ کو تباہی سے بچایا جائے۔

اتحاد اہلسنت وقت کی اہم ضرورت ہے، اہلسنت سیاسی طور پر بھی مضبوط ہو کر ملک وملت کی قیادت سنبھالیں

پیر محمد افضل قادری مدظلہ کے ملتان، بہاولپور، سارو کی، وزیر آباد، اسلام آباد، راولپنڈی، چیچہ وطنی، ساہیوال، وہاڑی، بوریوالہ، لاہور، گوجرانوالہ، کھاریاں، لالہ موسیٰ، سیالکوٹ، ٹانڈہ، بھلوال سرگودہا، ماجرہ شریف، نارووال، جلالپور جٹاں، گکھڑ منڈی، منڈی بہاؤالدین ہری پور ہزارہ اور کراچی کے دورہ جات حکومت غیر اسلامی ثقافت کے فروغ کی بجائے اسلامی اقدار کو فروغ دے ...... صدر نے انتہا پسندی کا خبط اپنے سر پر سوار کر رکھا ہے اور اعتدال کی بجائے خود انتہا پسندی کی طرف جارہے ہیں ...... حدود آرڈیننس کو مورد الزام ٹھہرانے کی بجائے پولیس اور عدالتی نظام کی اصلاح کی ضرورت ہے ...... حدود آرڈیننس کے غلط استعمال کی وجہ سے اسے ختم کرنا دانش مندی نہیں بلکہ اس کا غلط استعمال روکا جائے ...... (جھلکیاں)

نیک آباد مراڑیاں شریف میں انٹرنیشنل معراج کانفرنس، عرس فقیہ اعظم اور جامعہ کا سالانہ جلسہ دستار فضیلت اختتام پذیر

اندرون وبیرون ملک سے ہزاروں خواتین وحضرات نے شرکت کی۔ صدارت پیر محمد افضل قادری امیر عالمی تنظیم اہلسنت وسجادہ نشین خانقاہ نیک آباد مراڑیاں شریف نے کی۔ ملک بھر سے علماء نے کی بھرپور شرکت کے ساتھ ساتھ بیرونی ممالک سے آئے ہوئے اسکالرز بھی کانفرنس میں شریک ہوئے۔ سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی، مولانا مشتاق احمد ساطانی، ڈاکٹر محمد آصف اشرف جلالی، قاضی امیر حسین کھاریاں، علامہ محمد عظیم قادری خطیب اعظم امریکہ اور علامہ ابوتراب بلوچ، مولانا رفیق الازہری، قاری اکبر علی نعیمی اسلام آباد و دیگر علماء نے معراج شریف کے متعلق بیان کیا۔ انٹرنیشنل معراج کانفرنس کے ساتھ ساتھ خانقاہ نیک آباد (مراڑیاں شریف) کے مورث اعلیٰ فقیہ اعظم استاذ الاساتذہ مولانا محمد نیک عالم قادری رحمۃ اللہ علیہ کا 49واں سالانہ عرس مبارک اور جامعہ قادریہ عالمیہ کے جلسہ دستار فضیلت کی تقاریب بھی منعقد ہوئیں۔ جس میں شاگردوں، مریدین، عقیدتمندوں اور عالمی تنظیم اہلسنت کے کارکنوں نے شرکت کی اور باپردہ خواتین اور مردوں کے قافلے آخری دعا تک شریک ہوتے رہے۔ جن کیلئے علیحدہ علیحدہ وسیع اور شاندار انتظامات کئے گئے تھے۔ وسیع پیمانہ پر لنگر شریف کا انتظام پورا دن جاری رہا۔ جبکہ پارکنگ اور نظم ونسق کا مثالی انتظام کیا گیا تھا۔ جامعہ قادریہ عالمیہ وشریعت کالج طالبات کے مہتمم پیر محمد افضل قادری مدظلہ نے جب آخری دعا کروائی تو کئی رقت آمیز مناظر دیکھنے میں آئے، حاضرین کے ساتھ ساتھ امت مسلمہ کیلئے خصوصی دعائیں کی گئیں۔ لاکھوں کی تعداد میں درود شریف اور دیگر اوراد اور سینکڑوں قرآن پاک نبی اکرم ﷺ، اور آپ کی امت کو ایصال ثواب کئے گئے۔ پروگرام روحانی وجدانی اور نہایت پرسکون وروح پرور رہا، اور لوگوں کی دینی وروحانی تربیت کی گئی۔ مقررین نے استاذ العلماء، پیر محمد افضل قادری دامت برکاتہم العالیہ کی دینی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور مشائخ وعلماء اور عوام المسلمین سے مطالبہ کیا کہ وہ پیر صاحب کے شاندار اور اعلیٰ کردار کو سامنے رکھتے ہوئے اسلام کی سربلندی کیلئے کردار ادا کریں۔

marfat.com

31 جولائی 2006ء کو عالمی تنظیم اہلسنّت کی اپیل پر ملک بھر میں سالانہ چوتھا "یوم نعلین پاک" منایا گیا

عالمی تنظیم اہلسنت کے زیر اہتمام کراچی میں پریس کلب کے سامنے زبردست مظاہرہ کیا گیا۔ حیدر آباد، ملتان، اسلام آباد، ہری پور ہزارہ، پشاور، سرگودھا، میانوالی اور کئی دیگر شہروں میں نعلین پاک سیمینار منعقد کیے گئے۔ جبکہ مرکزی پروگرام "فضیلت نعلین پاک کانفرنس" داتا دربار لاہور میں امیر عالمی تنظیم اہلسنت پیر محمد افضل قادری کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں کثیر تعداد میں علماء ومشائخ اور ہزاروں عوام نے شرکت کی۔ علماء کرام نے چار سال گزرنے کے باوجود نعلین پاک کی عدم بازیابی پر حکومت کے خلاف سخت غم وغصہ کا اظہار کیا۔ کانفرنس سے ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی لاہور، علامہ ضیاء اللہ قادری گوجرانوالہ، مفتی محمد خان قادری لاہور، مولانا رضاء المصطفیٰ لاہور، سید صفدر شاہ گیلانی میانوالی، مولانا اکرم علی شاہ حیدر آباد، سید عابد میر کراچی، صاحبزادہ عبدالولی پشاور، مولانا عبدالستار قادری نوشہرہ ورکاں، مولانا محمد نعیم نوری لاہور، سید اوزیر شاہ لاہور، خطیب اعظم امریکہ علامہ عظیم قادری، علامہ عبدالغفور گولڑوی گجرات، سید ذوالکرنین شاہ ڈھڈیال آزاد کشمیر، اور مولانا شفیق الرحمٰن ہری پور ہزارہ نے بھی خطاب کیا۔

پیر محمد افضل قادری نے خطبہ صدارت میں کہا نعلین پاک کی چوری کو آج چار سال گزر چکے ہیں اور حکومت نے رسول اکرم ﷺ کی مقدس نشانی نعلین پاک کی بازیابی کیلئے کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی۔ ہم آج ملک بھر میں چوتھا یوم نعلین پاک منا کر واضح کر رہے ہیں کہ عالمی تنظیم اہلسنّت آثار نبوی اور اسلام کی تمام اقدار کی حفاظت کیلئے سینہ سپر رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر میں درگاہ حضرت بل شریف سے نبی اکرم ﷺ کا بال مبارک چوری ہوا تو انڈیا کی غیر مسلم حکومت نے 24 گھنٹوں کے اندر بال مبارک بازیاب کرا لیا لیکن ہماری حکومت چار سال میں نعلین پاک بازنہیں کرا سکی بلکہ حکومت نے رسول اللہ ﷺ کی اس مقدس نشانی کو کوئی اہمیت نہیں دی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ وزیر اعظم پاکستان خود اپنی نگرانی میں نعلین پاک کی بازیابی کیلئے کمیشن مقرر کریں اور چوروں کو پکڑنے کیلئے فوج کی کسی ایجنسی کو مقرر کریں اور جوڈیشل انکوائری کیلئے ہائی کورٹ کے ججوں پر مشتمل ٹربیونل مقرر کریں۔

پیر محمد افضل قادری کی زیر قیادت علماء کے وفد کی وزیر اعلیٰ پنجاب چوہدری پرویز الٰہی سے ملاقات، وزیر اعلیٰ کا اہلسنت کی شکایات دور کرنے کا وعدہ

جامعہ رضویہ فیصل آباد کا جلسہ دستار فضیلت و عرس مبارک امام اعظم ابوحنیفہ و محدث اعظم مولانا محمد سردار احمد اختتام پذیر: صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم

پیر سید حسین الدین الشاہ مدظلہ کی سرپرستی میں ادارہ ضیاء العلوم راولپنڈی کا عظیم الشان جلسہ دستار فضیلت، فارغین میں اسناد تقسیم کی گئیں

شارح بخاری و مسلم الحاج غلام رسول رضوی علیہ الرحمہ کا سالانہ عرس پاک و جلسہ دستار فضیلت 12 و 13 ستمبر کو فیصل آباد میں ہوگا: پیر فضل حق قادری

فقیہ اعظم مولانا محمد نور اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ کا 24 واں سالانہ عرس پاک و دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور اوکاڑہ کا جلسہ تقسیم اسناد اختتام پذیر ہو گیا

اہلسنت لاؤڈ سپیکر میں اردو خطبہ جمعہ کی پابندی کو مسترد کرتے ہیں: پیر محمد افضل قادری اردو خطبہ میں لاؤڈ سپیکر کی اجازت ہے: وزیر اعلیٰ پنجاب

عالمی تنظیم اہلسنت کے مرکزی امیر پیر محمد افضل قادری کی قیادت میں گجرات کے علماء ومشائخ کے ایک وفد نے ضلعی ناظم گجرات چوہدری شفاعت حسین، ڈی سی او گجرات چوہدری سعادت علی اور ڈی پی او گجرات سید احسن محبوب سے علیحدہ علیحدہ ملاقات کی اور اردو خطبۂ جمعہ کیلئے لاؤڈ سپیکر کے جائز استعمال پر کثیر علماء کے خلاف مقدمات درج کرنے کے خلاف سخت احتجاج کیا۔ اور کہا کہ اردو خطبہ جمعہ میں لاؤڈ سپیکر بند کروانا تبلیغ اور مساجد کے نظام میں حکومت کی مداخلت ہے، جسے علماء اہلسنّت مسترد کرتے ہیں اور اس ناجائز پابندی کی مزاحمت کرنے کا اعلان کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اردو خطبہ جمعہ میں لاؤڈ سپیکر کا استعمال دینی ضرورت ہے۔ جبکہ بے جا سپیکر کے استعمال کو ہم خود اچھا نہیں سمجھتے۔ انہوں نے واضح کیا کہ اردو خطبہ جمعہ کیلئے سپیکر کے استعمال کی صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف نے علماء ومشائخ کانفرنس میں اجازت دی تھی جو کہ تمام قومی اخبارات میں چھپ چکی ہے۔ چنانچہ ضلعی انتظامیہ نے علماء ومشائخ کے مطالبات کو تسلیم کیا اور وعدہ کیا کہ علماء کے خلاف مقدمات ختم کروئے جائیں گے اور اردو خطبہ جمعہ میں لاؤڈ سپیکر کے استعمال پر پابندی نہیں ہوگی اور یہ کہ صرف سپیکر کے ناجائز استعمال پر پابندی ہوگی۔ وفد میں پیر غلام صدیق نقشبندی، پیر جواد الرحمٰن نظامی، سید فیاض احمد ہاشمی، پروفیسر محمد عظیم قادری، مولانا محمد اشرف نقشبندی، امیر علی منہاس، مولانا ابرار قادری، اور دیگر شخصیات شامل تھیں۔ بعد ازاں وزیر اعلیٰ پنجاب نے علماء اہلسنّت کے وفد کو یقین دہانی کرائی کہ حکومت کی طرف سے جمعۃ المبارک کے عربی و اردو خطبہ میں لاؤڈ سپیکر کے استعمال پر کوئی پابندی نہیں ہوگی [illegible]

marfat.com

عالم بیداری میں معراج اور دیدار الٰہی

امام اهلسنت الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علماء کرام ائمہ دین نے اپنی تصانیف جلیلہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا شب معراج مبارک عرش عظیم تک تشریف لے جانا، بلکہ اس سے بھی زائد تصریحات جلیلہ کا ذکر کیا ہے اور یہ سب کی سب احادیث شریفہ ہیں۔ اگرچہ احادیث مرسل یا ایک اصطلاح پر مفصل ہیں اور حدیث مرسل و مفصل باب فضائل میں بالاجماع مقبول ہے خصوصاً جبکہ ناقلین ثقہ وعادل ہیں۔

امام اجل سیدی محمد بوصیری قدس سرہ ''قصیدہ بردہ شریف'' میں فرماتے ہیں:

(جس کا مفہوم یہ ہے کہ) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رات کے ایک تھوڑے سے حصے میں حرم مکہ معظمہ سے مسجد اقصیٰ کی طرف تشریف فرما ہوئے جیسے اندھیری رات میں چودھویں کا چاند چلے اور حضور ﷺ اس شب میں ترقی فرماتے رہے یہاں تک کہ قاب قوسین کی منزل پر پہنچے، جو نہ کسی نے پائی نہ کسی کو اس کی ہمت ہوئی۔ حضور ﷺ نے اپنی نسبت سے مقامات کو پست فرما دیا، جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رفع کے لئے مفرد علم کی طرح ندا فرمائے گئے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ایسا فخر جمع فرمالیا جو قابل شرکت نہ تھا اور حضور ﷺ ہر اُس مقام سے گزر گئے جس میں اوروں کا ہجوم نہ تھا، یا کہ یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سب فخر بلا شرکت جمع فرمالئے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام مقامات سے بے مزاحم گزر گئے یعنی عالم امکان میں جتنے مقام ہیں حضور ﷺ سب سے تنہا گزر گئے کہ کسی دوسرے کو یہ امر نصیب نہ ہوا۔''

علامہ علی قاری اس کی شرح میں فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں تک حجاب طے فرمائے کہ حضرت عزت کی جناب میں قرب مطلق کامل کے سبب کسی ایسے کے لئے جو سبقت کی طرف دوڑے، کوئی نہایت نہ چھوڑی اور تمام عالم وجود میں کسی طالب بلندی کے لئے کوئی جگہ عروج وترقی یا اُٹھنے بیٹھنے کی باقی نہ رکھی، بلکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عالم مکان سے تجاوز فرما کر مقام قاب قوسین اور ادنیٰ تک پہنچے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے رب نے حضور ﷺ کو وحی فرمائی جو وحی فرمائی۔

امام ہمام ابو عبداللہ شرف الدین محمد قاسم قدس سرہ ''ام القریٰ'' میں فرماتے ہیں:

marfat.com

''حضور ﷺ کو قاب قوسین تک ترقی ہوئی اور یہ سرداری لازوال ہے یہ وہ مقامات ہیں کہ آرزوئیں ان سے تھک کر گر جاتی ہیں۔ انکے اس طرف کوئی مقام نہیں۔''

امام ابن حجر مکی قدس سرہ اُس کی شرح ''افضل القریٰ''میں فرماتے ہیں:

بعض ائمہ نے فرمایا شب اسراء دس معراجیں تھیں۔ سات ساتوں آسمانوں میں، آٹھویں سدرۃ المنتہٰی، نویں مستوی اور دسویں عرش تک۔

سیدی علامہ عارف باللہ عبدالغنی نابلوسی قدس سرہ القدسی نے ''حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ''میں سے اسے نقل فرما کر مقرر رکھا کہ معراجیں دس ہیں، دسویں عرش و دیدار تک۔

نیز ''شرح ہمزیہ''امام مکی میں ہے:

''جب سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کو ہوا دی گئی کہ صبح وشام ایک ایک مہینے کی راہ پر لے جاتی، ہمارے نبی کریم ﷺ کو براق عطا ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرش سے عرش تک ایک لمحہ میں لے گیا اور اس میں ادنیٰ مسافت سات ہزار برس کی راہ ہے۔ اور وہ جو مسافت عرش سے اوپر مستوی ورف رف تک ہے، اسے تو اللہ تعالیٰ ہی جانے۔ نیز اسی ''شرح ہمزیہ''امام مکی میں ہے جبکہ موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو دولت کلام عطا ہوئی، ہمارے نبی ﷺ کو ویسے ہی شب اسراء اور زیارت قرب اور چشم سر سے دیدار الٰہی۔ اس کے علاوہ اور بھلا کہاں کوہ طور! جس پر موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے مناجات ہوئے اور کہاں مافوق العرش! جہاں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کلام ہوا اور حضور ﷺ نے اپنے جسم پاک کے ساتھ بیداری میں شب اسراء آسمانوں تک ترقی فرمائی، پھر سدرۃ المنتہٰی، پھر مقام مستوی، پھر عرش ورف رف اور دیدار تک۔''

علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی خلوتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ''تعلیقات افضل القری''میں فرماتے ہیں

''نبی ﷺ کی معراج بیداری میں بدن وروح کے ساتھ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک ہوئی، پھر آسمانوں پھر سدرہ پھر مستوی پھر عرش ورف رف تک۔''

''فتوحات احمدیہ شرح الہمزیہ''میں ہے:

''حضور سید عالم ﷺ کی ترقی شب اسراء بیت المقدس سے ساتوں آسمان اور وہاں سے اس مقام تک جہاں تک اللہ عزوجل نے چاہا، مگر راجح یہ ہے کہ عرش سے آگے تجاوز نہ فرمایا۔ اسی میں ہے کہ معراجیں شب اسراء دس ہوئیں۔ سات آسمانوں میں، آٹھویں سدرہ، نویں مستویٰ اور دسویں عرش تک۔ مگر راویانِ معراج کے نزدیک تحقیق یہ ہے کہ عرش سے اوپر تجاوز نہ فرمایا۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ساتویں آسمانوں سے گزرے، سدرہ حضور ﷺ کے سامنے بلند کی گئی اس سے گزر کر مقام مستوی پر پہنچے پھر حضور ﷺ عالم نور میں ڈالے گئے، وہاں ستر ہزار پردے نور کے طے فرمائے، ہر پردے کی مسافت پانچ سو برس کی راہ کے برابر، پھر ایک سبز بچھونا حضور ﷺ کیلئے لٹکایا گیا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس پر ترقی فرما کر عرش تک پہنچے اور عرش سے ادھر گزر نہ فرمایا، وہاں اپنے رب سے ''قاب قوسین او ادنیٰ''پایا۔

marfat.com

حضرت شیخ سلیمان نے عرش سے اوپر تجاوز نہ فرمانے کو ترجیح دی۔ امام ابن حجر مکی وغیرہ کی عبارات میں فوق العرش ولامکاں کی تصریح ہے۔ لامکاں یقیناً فوق العرش ہے اور حقیقتاً دونوں قولوں میں کچھ اختلاف نہیں۔ عرش تک منتہائے مکان ہے اس سے آگے لامکاں ہے اور جسم نہ ہو گا مگر مکان میں، تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم جسم مبارک سے منتہائے عرش تک تشریف لے گئے اور روح اقدس نے وراء الوراء تک ترقی فرمائی، جسے ان کا رب جانے جولے گیا اور پھر وہ جانیں جو تشریف لے گئے۔

اسی طرف کلام شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں اشارہ عنقریب آتا ہے کہ ان پاؤں سے سیر کا منتہا عرش ہے۔ تو سیرِ قدم، عرش پر ختم ہوئی نہ اس لئے کہ سیر اقدس میں معاذ اللہ کوئی کمی رہی، بلکہ اس لئے کہ تمام اماکن کا احاطہ فرمالیا۔ اوپر کوئی مکان ہی نہیں جسے کہیے کہ قدم پاک وہاں نہ پہنچا اور سیر قلب انور کی انتہا قاب توسین۔

اگر کسی کو وسوسہ گزرے کہ عرش سے ورا کیا ہو گا کہ حضور ﷺ نے اس سے تجاوز فرمایا؟ تو امام اجل سیدی علی وفا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد سنئے! جسے امام عبدالوہاب شعرانی نے کتاب ''الیواقیت والجواہر فی عقائد الاکابر'' میں نقل فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں کہ مرد وہ نہیں جسے عرش اور جو کچھ اس کے احاطہ میں ہے، افلاک و جنت اور دوزخ یہی چیزیں محدود و مقید کرلیں۔ بلکہ مرد وہ ہے جس کی نگاہ اس تمام عالم کے پار گزر جائے وہاں اسے موجد عالم جل جلالہ کی عظمت کی قدر کھلے گی۔

امام علامہ احمد قسطلانی ''مواہب لدنیہ'' اور علامہ محمد زرقانی اس کی شرح میں فرماتے ہیں کہ

''نبی کریم ﷺ کے خصائص سے ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے اللہ عزوجل کو اپنی آنکھوں سے بیداری میں دیکھا۔ یہی مذہب راجح ہے اور اللہ عزوجل نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بلند و بالا مقام میں کلام فرمایا جو تمام امکنہ سے اعلیٰ تھا اور بے شک ابن عساکر نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

''شب اسراء میں مجھے میرے رب نے اتنا نزدیک کیا کہ مجھ میں اور اس میں دو کمانوں، بلکہ اس سے کم کا فاصلہ رہ گیا۔''

اسی کتاب میں مزید ہے کہ علماء کو اختلاف ہوا کہ معراج ایک ہے یا دو؟ ایک معراج روح و بدن اقدس کے ساتھ بیداری میں اور ایک مرتبہ خواب میں۔ یا بیداری میں روح و بدن اقدس کے ساتھ مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک، پھر خواب میں وہاں سے عرش تک۔ اور حق یہ ہے کہ وہ ایک ہی اسراء ہے اور سارے قصے میں یعنی مسجد الحرام سے عرش اعلیٰ تک بیداری میں روح و بدن اطہر کے ساتھ ہے۔ جمہور علماء، محدثین، فقہاء و متکلمین سب کا یہی مذہب ہے۔ معراجیں دس ہوئیں، دسویں عرش تک۔

صحیح بخاری شریف میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

''میرے ساتھ جبرائیل نے سدرۃ المنتہیٰ تک عروج کیا اور جب رب العزت جل جلالہ نے ''دنی فتدلی'' فرمایا تو فاصلہ دو کمانوں بلکہ ان سے کم کا رہا۔''

یہ ''تدلی'' بالائے عرش تھی جیسا کہ حدیث

marfat.com

شریف میں ہے۔ علامہ شہاب خفاجی ''نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض''میں فرماتے ہیں:

''حدیث معراج میں وارد ہوا کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتہٰی پہنچے جبرائیل امین علیہ الصلوۃ والسلام رف رف لے کر حاضر ہوئے، وہ رف رف حضور ﷺ کو لے کر عرش تک اڑ گیا۔ صحیح حدیثیں دلالت کرتی ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم شب اسراء جنت میں تشریف لے گئے اور عرش تک پہنچے یا عالم کے اس کنارے تک کہ آگے لامکاں ہے اور یہ سب بیداری میں مع جسم مبارک تھا۔''

حضرت سیدی شیخ اکبر امام محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ''فتوحات مکیہ''باب:۳۱۶ میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا خلق عظیم قرآن تھا اور حضور ﷺ اسماء الٰہیہ کی خود خصلت رکھتے تھے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنی صفات مدح سے عرش پر استواء بیان فرمایا تو اس نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس صفت "استوی علی العرش" کے پرتو سے مدح ومنقبت بخشی کہ عرش وہ اعلیٰ مقام ہے جس تک رسولوں کا اسراء منتہی ہو اور اس سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا اسراء مع جسم مبارک تھا کہ اگر خواب ہوتا تو اسراء اور اس مقام استواء علی العرش تک پہنچنا مدح نہ ہوتا، نہ گنوار اس پر انکار کرتے۔

امام علامہ عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی ''کتاب الیواقیت والجواہر'' میں حضرت موصوف سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کا بطور مدح ارشاد فرمانا:

''یہاں تک کہ میں مستوی پر بلند ہوا''

اسی امر کی طرف اشارہ ہے کہ قدم جسم سے سیر کا منتہٰی عرش ہے۔

اس تمام کا خلاصہ یہ کہ حضور اقدس ﷺ معراج بیداری کے عالم میں اور جسم مبارک کے ساتھ ہوئی۔ آپ زمین سے آسمان تک اور پھر اس کے بعد جہاں تک اللہ تعالیٰ عزوجل نے چاہا، جسم مبارک کے ساتھ تشریف لے گئے۔ ایمان کا امتحان تو واقعہ معراج پر ہے کہ اتنے تھوڑے سے وقفہ میں بیداری کے عالم میں جسم اطہر کے ساتھ عرش عظیم سے بھی آگے لامکاں تک، بلکہ لامکاں سے بھی بڑھ کر جہاں تک ان کے رب عزوجل نے چاہا تشریف لے گئے۔

حضور ﷺ کی سیر کو تسلیم کرنا اور اس کی تصدیق کرنا ایمان کی علامت ہے، یہ نسبتِ عالم اور روحانیت میں تحقیق شدہ ہے، وہ زمانہ کی تنگ دامانی اور اطراف سے بالا ہے۔ بزرگان اہل کشف وشہود نے اسے صریحاً بیان فرمایا ہے جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا۔ ایمان کا تقاضا ہے کہ واقعہ معراج کی خبر سنتے ہی بلاتوقف وتامل اس واقعہ کی حقیقت وکیفیت کو یقینی طور پر مان لیا جائے۔

اس میں ذرہ بھر تردد وخلجان نہیں ہونا چاہیئے۔ اس حقیقت کو عارفان حق اور بشریت کے پردے سے بے نیاز بزرگان دین اچھی طرح جانتے ہیں کہ جہاں سچی محبت، پختہ یقین اور کامل ایمان ہوتا ہے وہاں تردد وتامل حائل نہیں ہوتے، یہاں تو سننا اور ایمان لانا ہوتا ہے۔

امام احمد اپنی ''مسند'' میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول

marfat.com

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں:

''میں نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا۔''

امام علامہ جلال الدین سیوطی ''خصائص الکبریٰ'' اور علامہ عبدالرؤف مناوی 'تیسیر شرح جامع صغیر''میں فرماتے ہیں: یہ حدیث بسند صحیح ہے۔

ابن عساکر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

''بیشک اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو دولت کلام بخشی اور مجھے اپنا دیدار عطا فرمایا۔ مجھ کو شفاعت کبریٰ وحوض کوثر سے فضیلت بخشی۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''مجھے میرے رب عزوجل نے فرمایا: میں نے ابراہیم کو اپنی دوستی دی اور موسیٰ سے کلام فرمایا اور تمہیں اے محبوب! مواجہ بخشا کہ بے پردہ وحجاب تم نے میرا جمال پاک دیکھا۔''

حضرت اسماء بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سدرۃ المنتہیٰ کا وصف بیان فرما رہے تھے، میں نے عرض کی یا رسول اللہ! حضور نے اس کے پاس کیا دیکھا؟ فرمایا: مجھے اُس کے پاس دیدار ہوا۔

''ترمذی شریف ''میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے ہم بنو ہاشم اہل بیت رسول اللہ ﷺ تو فرماتے ہیں کہ بے شک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کو دوبار دیکھا۔

ابن اسحاق عبداللہ بن ابی سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ کیا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں!

''جامع ترمذی''، و''معجم طبرانی'' میں عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا۔ عکرمہ ان کے شاگرد کہتے ہیں میں نے عرض کیا: کیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا؟ فرمایا: ہاں! اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے کلام رکھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے دوستی اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے دیدار رکھا اور بے شک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دوبار دیکھا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ ''یہ حدیث حسن ہے۔

امام نسائی اور امام ابن خزیمہ وحاکم وبیہقی کی روایت میں ہے:

''کیا حضرت ابراہیم کیلئے دوستی اور حضرت موسیٰ کے لئے کلام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے دیدار ہونے میں تمہیں کچھ حیرت ہے؟''

حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔ امام قسطلانی وزرقانی نے فرمایا: اس کی سند جید ہے۔

''طبرانی معجم اوسط''میں روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ بیشک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دوبار اپنے رب کو

marfat.com

دیکھا۔ ایک بار اس آنکھ سے اور ایک بار دل کی آنکھ سے۔ امام سیوطی وامام قسطلانی وعلامہ شافعی وعلامہ زرقانی فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

امام الائمہ ابن خزیمہ وامام بزار حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں بے شک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا۔ امام احمد قسطلانی وعبد الباقی زرقانی فرماتے ہیں: اس کی سند قوی ہے۔

محمد بن اسحاق کی حدیث میں ہے کہ مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: کیا حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا؟ فرمایا: ہاں!

''مصنف عبد الرزاق'' میں ہے کہ حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ تعالیٰ علیہ قسم کھا کر فرمایا کرتے: بے شک حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا۔

اسی طرح امام ابن خزیمہ حضرت عروہ بن زبیر سے جو کہ حضور اقدس ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی کے بیٹے اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسے ہیں، راوی ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کو شب معراج میں دیدار الٰہی ہونا مانتے اور ان پر اس کا انکار سخت گراں گزرتا۔ یونہی کعب احبار، عالم کتب سابقہ، امام ابن شہاب زہری قرشی، امام مجاہد مخزومی مکی، امام عکرمہ بن عبد اللہ مدنی ہاشمی، امام عطا بن رباح قریشی مکی اور استاد امام ابوحنیفہ وامام مسلم بن صبیح ابوالضحی وغیرہم جمیع تلامذہ عالم قرآن حبر الامہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی یہی مذہب ہے۔

امام خلال ''کتاب السنۃ'' میں اسحاق بن مروزی سے راوی ہیں کہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ روایت (دیدار) کو ثابت مانتے اور اس کی دلیل میں فرماتے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے میں نے اپنے رب کو دیکھا

نقاش اپنی تفسیر میں اس امام سند الانام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا معتقد ہوں۔ نبی ﷺ اپنے رب کو اسی آنکھ سے دیکھا.... دیکھا.... دیکھا.... دیکھا.... یہاں تک فرماتے رہے کہ سانس ٹوٹ گئی۔

امام ابن الخطیب مصری ''مواہب شریف'' میں فرماتے ہیں: امام معمری بن راشد بصری اور ان کے سوا اور علماء نے اس پر جزم کیا اور یہی مذہب امام اہلسنت ابوالحسن اشعری اور ان کے غالب پیروکاروں کا ہے۔ علامہ شہاب خفاجی ''نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض'' میں فرماتے ہیں کہ مذہب اصح وراجح یہی ہے کہ نبی ﷺ نے شب اسراء اپنے رب کو بچشم سر دیکھا جیسا کہ جمہور صحابہ کرام کا یہی مذہب ہے۔

امام نووی ''شرح صحیح مسلم'' میں پھر علامہ محمد بن عبد الباقی 'شرح مواہب'' میں فرماتے ہیں: جمہور علماء کے نزدیک راجح یہی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شب معراج اپنے رب کو انہیں آنکھوں سے دیکھا۔

اگر ائمہ متاخرین کے اقوال کو الگ الگ نقل کیا جائے تو ایک دفتر درکار ہے، یہاں ائمہ متاخرین کے جدا جدا، اقوال کی حاجت نہیں کہ وہ حد شمار سے خارج ہیں۔ تمام کا خلاصہ یہ کہ حضور ﷺ نے شب معراج میں اپنے سر کی آنکھوں سے عالم بیداری میں اپنے رب کا دیدار فرمایا۔

marfat.com

دانش حجاز

اقوال زریں اور تبصروں سے مزین، برطانیہ کے نامور سکالر محمد دین سیالوی کی دانشمندانہ تحریر

تو مجھ سے بڑا زاھد ھے!

ایک بادشاہ ایک زاہد فی الدنیا (جو دنیا سے منہ موڑ کر آخرت کی تیاری میں لگا ہوا تھا) کے پاس آیا اور کہا: میں تمہارے زہد کا چرچا سن کر تمہارے پاس آیا ہوں۔

زاہد نے کہا: کیا میں تمہیں ایسا آدمی نہ بتاؤں جو مجھ سے بڑا زاہد ہے؟

بادشاہ نے کہا: کیوں نہیں۔

زاہد نے کہا: تو مجھ سے بڑا زاہد ہے کیونکہ میں نے فانی دنیا سے منہ موڑا ہے اور تم نے ہمیشہ رہنے والی جنت سے منہ موڑا ہے۔

یہ تربیت کا ایک انداز ہے ورنہ زاہد تو وہی ہے جو دنیا کو آخرت کے لیے چھوڑ دے آخرت کو بھولنے والا اور جنت سے منہ موڑنے والا غافل اور فریب خوردہ ہے۔

(ارشاد العباد، صفحہ نمبر 136)

کتنے تعجب کی بات ھے!

تعجب ہے اس پر

☆ جو جانتا ہے موت حق ہے اور پھر خوش رہتا ہے۔

☆ جو جانتا ہے جہنم کا عذاب حق ہے اور پھر ہنستا ہے

☆ جو دنیا کی اہل دنیا سے بے وفائی دیکھتا ہے اور پھر اس پر بھروسہ کرتا ہے۔

☆ جو جانتا ہے کہ تقدیر (جو مقدر ہے) حق ہے اور پھر (جدوجہد میں) اپنے آپ کو تھکاتا ہے۔

(ارشاد العباد، صفحہ نمبر 10)

تبصرہ:

آج کل اگر کوئی شخص موت و آخرت اور دوزخ کے عذاب کو بھول کر دنیا کی رنگینیوں میں گم ہو جائے تو ہمارے لیے یہ معمول کی کارروائی ہے لیکن ہمارے اسلاف کو اس پر بڑا تعجب ہوتا تھا اور وہ سوچتے تھے کہ کوئی شخص اتنا نادان کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ جانتے بوجھتے نافرمانی کی راہ اختیار کرلے اور غضب الٰہی کا سزاوار بنے۔

جب تمھیں کوئی مشکل پیش آئے تو اللہ سے سوال کرو

خلیفہ ہشام بن عبدالملک نے کعبہ کے پاس سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: جو چیز ضرورت ہے مجھ سے مانگو۔

انہوں نے کہا: بخدا مجھے شرم آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے گھر میں کسی غیر سے مانگوں۔

جب مسجد سے نکل گئے تو ہشام نے کہا: اب اللہ

marfat.com

تعالیٰ کے گھر سے نکل گئے ہو اب تو مجھ سے مانگو۔

انہوں نے کہا: حاجاتِ دنیا کے بارے سوال کروں یا آخرت کے بارے میں۔

ہشام نے کہا: حاجات دنیا کے بارے میں۔

حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے دنیا اس سے نہیں مانگی جو اس کا مالک ہے تو اس سے کیسے مانگوں جو اس کا مالک ہی نہیں؟

شعر کا ترجمہ:

''جب تمہیں کوئی مشکل پیش آئے تو اللہ تعالیٰ سے سوال کرو کیونکہ وہی ذات ہے جس میں امید لگائی جاتی ہے۔ پس اگر تجھے عطا کیا گیا تو نہ احسان جتایا جائے گا اور نہ تنگ کیا جائے گا اور اگر تجھے محروم لوٹایا گیا تو تو شرمندہ نہیں ہو گا۔''

(ارشاد العباس، صفحہ نمبر 136)

انسانیت کیا ھے؟

احنف بن قیس سے پوچھا گیا کہ انسانیت کیا ہے؟

انہوں نے جواب دیا: انسانیت مندرجہ ذیل چیزوں کا نام ہے:

☆ دولت اور غلبہ کے ہوتے ہوئے عاجزی کرنا۔

☆ انتقام کی قدرت ہوتے ہوئے معاف کر دینا۔

☆ عطا کرنا اور اس پر احسان نہ جتلانا

(تنبیہ الغافلین، صفحہ نمبر 210)

عقلمند تین ھیں

یحییٰ بن معاذ کہتے ہیں کہ عقل مند تین ہیں:

☆ جس نے دنیا کو چھوڑ دیا اس سے پہلے کہ دنیا اسے چھوڑ دے۔

☆ جس نے اپنی قبر بنائی اس سے پہلے کہ اس میں داخل ہو۔

☆ جس نے اپنے رب کی بارگاہ میں حاضری سے پہلے اسے راضی کر لیا۔

(ارشاد العباد، صفحہ نمبر ۱۱)

تبصرہ:

دنیا کو چھوڑنے کا مطلب ہے کہ اسے عروج اور شباب پر چھوڑا جائے یعنی جب وہ پوری طرح مہربان ہو اس وقت اسے ٹھکرا دیا جائے۔ جیسے حضرت ابراہیم بن ادھم علیہ الرحمۃ نے بلخ کی مملکت چھوڑ کر فقر کا راستہ اختیار کیا۔

اور جب دنیا خود ہی منہ موڑ لے اس وقت ہم مرنے لگتے ہیں تو اس وقت وصیت کرتے ہیں کہ ہمارے مال میں سے اتنا فلاں کو دے دینا اور اتنا فلاں کو، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اب اس کا کیا فائدہ؟ اب تو وہ وصیت نہ بھی کرتا تب بھی مال کسی کا ہو ہی جاتا۔

جزا و سزا کا اختیار اور ارادہ سے گہرا تعلق ہے، وہی عمل جزا کا حقدار ٹھہرے گا جو اختیار و ارادہ اور صدق نیت سے کیا جائے، جب انسان کسی کام کے کرنے پر مجبور ہو تو اس عمل کا کوئی فائدہ نہیں ہے، ترک دنیا ہو یا اطاعت الٰہی یہ تب ہی قابل قبول ہوں گے جب اختیاری ہوں، اضطراری ہوں تو ان کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

لگاؤ تجھ میں نہ لاگ زاہد نہ دردِ الفت کی آگ زاہد
پھر اور کیا کیجئے گا آخر جو ترک دنیا نہ کیجئے گا

میں نھیں جانتا

امام شعبی علیہ الرحمۃ سے کوئی مسئلہ پوچھا گیا،

marfat.com

انہوں نے کہا میں نہیں جانتا۔

انہیں کہا گیا پھر تم بادشاہ سے تنخواہ کس بات کی لیتے ہو۔

انہوں نے کہا اس بات کی کہ جو بات مجھے نہ آتی ہو اس کے بارے (کھلے لفظوں) میں کہہ دوں کہ میں نہیں جانتا۔

انہیں کہا گیا بار بار (میں نہیں جانتا) کہتے ہوئے تمہیں شرم نہیں آتی۔

انہوں نے کہا جب فرشتوں سے ایسی بات پوچھی گئی جس کا انہیں علم نہیں تھا تو انہوں نے (ہمارے پاس علم نہیں مگر جتنا تو نے ہمیں سکھایا اور تو ہی جاننے والا اور حکمت والا ہے) کہنے میں شرم محسوس نہیں کی (تو میں کیوں شرم محسوس کروں)۔ (ارشاد العباد، صفحہ نمبر 137)

تبصرہ:

امام شعبی علیہ الرحمۃ کی اس بات سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اگر ہم سے کوئی ایسی بات پوچھی جائے جس کا ہمیں علم نہیں تو غلط جواب دینے اور بات کا بتنگڑ بنانے کی بجائے ہمیں صاف کہہ دینا چاہئے کہ میں نہیں جانتا۔ یہ شرم کی بات نہیں بلکہ عظمت کی دلیل ہے۔ سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ

''اگر کوئی چیز معلوم نہ ہو تو جواب میں، میں نہیں جانتا کہہ دینا بھی آدھا علم ہے۔''

آج کل ایک فقرہ بہت مشہور ہو گیا ہے کہ

''مولوی آں باشد کہ چپ نشود''

یعنی مولوی وہ ہوتا ہے جو خاموش نہ ہو۔

مطلب یہ ہے کہ مولوی کو کچھ آتا ہو اور نہ آتا ہو وہ ہار نہیں مانتا اور کچھ نہ کچھ (چاہے وہ غلط ہی کیوں نہ ہو) بولتا رہتا ہے۔

علماء حقہ پر یہ بہت بڑی تہمت ہے، علماء سے بہتر بھلا کون جانتا ہے کہ خاموشی حکمت و دانائی جبکہ فضول اور غلط گفتگو حماقت کی دلیل ہے۔

بہر حال تہمت لگانے والے بھی نرے جھوٹے نہیں، علماء کے ایک نام نہاد طبقہ نے یہ وطیرہ بنالیا ہے کہ مطالعہ کے قریب نہیں جاتے لیکن مفتی، شیخ الحدیث اور شیخ القرآن کہلانے کا بڑا شوق ہے۔

بغیر تیاری گھنٹوں تقریر کرتے ہیں اور اسے بہت بڑا کارنامہ سمجھتے ہیں، حقیقت میں وہ اپنا اور سامعین کا وقت ضائع کر رہے ہیں۔ لیکن انہیں اس کا احساس نہیں۔ اگر ایک خطیب جمعہ کی تقریر میں آدھا گھنٹہ فضول اور بے مقصد گفتگو کرتا ہے اور اس کے سامعین ایک ہزار ہیں تو اس نے آدھا گھنٹہ نہیں بلکہ قوم کے پانچ سو گھنٹے ضائع کیے ہیں۔

اقوال زریں

☆ اہل زمین پر تم رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ (معلم کائنات ﷺ)

☆ زبان کو شکوہ سے روک خوشی کی زندگی عطا ہو گی۔ (صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

☆ عمامہ اہل عرب کا تاج ہے۔
(عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

☆ ایسی بات مت کہو جو مخاطب کی سمجھ سے باہر ہو۔
(عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

☆ گناہوں پر نادام ہونا، ان کو مٹا دیتا ہے اور نیکیوں پر مغرور ہونا، ان سب کو برباد کر دیتا ہے۔
(حیدر قرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

marfat.com

سچی حکایات

سلطان الواعظین، مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب کی روح پرور اور سبق آموز کاوش

جوئیں اور مینڈک

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بد دعا سے فرعونیوں پر ٹڈی دل کا عذاب آ گیا اور وہ فرعونیوں کی سب کھیتیاں، درخت، پھل اور ان کے گھروں کے دروازے اور چھت تک کھا گئیں۔

فرعونیوں نے عاجز آ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے یہ عذاب ٹل جانے کی التجا کی اور حضرت موسیٰ پر ایمان لانے کا وعدہ کیا۔ حضرت موسیٰ نے دعا کی اور آپ کی دعا سے یہ عذاب ٹل گیا مگر فرعونی اپنے عہد پر قائم نہ رہے اور ایمان نہ لائے۔

اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر ان کے خلاف دعا فرمائی اور فرعونیوں پر جوؤں کا عذاب نازل ہو گیا۔ یہ جوئیں فرعونیوں کے کپڑوں میں گھس کر ان کے جسموں کو کاٹتیں اور ان کے کھانے میں بھر جاتی تھیں اور گھن کی شکل میں ان کی گیہوں کی بوریوں میں پھیل کر ان کی گیہوں کو تباہ کرنے لگیں۔ اگر کوئی دس بوری گندم کی چکی پر لے جاتا تو تین سیر واپس لاتا اور فرعونیوں کے جسموں پر اس کثرت سے چلنے لگیں کہ ان کے بال بھنویں پلکیں چاٹ کر جسم پر چیچک کی طرح داغ کر دیئے اور انہیں سونا دشوار کر دیا۔

یہ مصیبت دیکھ کر انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے یہ بلا ٹل جانے کی التجا کی اور ایمان لانے کا وعدہ کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی اور یہ بھی بلا ٹل گئی۔ مگر وہ کافر اپنے عہد پر قائم نہ رہے اور کفر سے باز نہ آئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر ان کے خلاف دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اب ان پر مینڈکوں کا عذاب نازل کیا اور حال یہ ہوا کہ آدمی بیٹھتا تھا تو اس کی گود میں مینڈک بھر جاتے تھے۔ بات کرنے کے لیے منہ کھولتا تو مینڈک بھر جاتے تھے۔ لیٹتے تو مینڈک اوپر سوار ہوتے تھے۔ اس مصیبت سے فرعونی رو پڑے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ اب کی بار ہم اپنے عہد پر قائم رہیں گے اور پکی توبہ کرتے ہیں ہم پر سے مصیبت ٹالئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر دعا فرمائی اور یہ عذاب بھی رفع ہوا مگر تماشہ دیکھئے کہ وہ کافر پھر بھی اپنے عہد پر قائم نہ رہے اور اپنے کفر پر بدستور ڈٹے رہے۔

(قرآن مجید، پارہ 9، رکوع 6۔ تفسیر خزائن العرفان صفحہ 240۔ تفسیر روح البیان جلد 1، صفحہ 760۔)

marfat.com

سبق:

کافروں کے وعدے کا کوئی اعتبار نہیں اور بار بار عہد شکنی کرنا کافروں کا کام ہے مسلمان اپنے عہد کا پابند رہتا ہے۔

خون ہی خون

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فرعونیوں کے خلاف دعا سے فرعونیوں پر جوؤں اور مینڈکوں کا عذاب نازل ہوا اور پھر آپ کی دعا سے وہ عذاب رفع ہو گیا مگر فرعونی پھر بھی ایمان نہ لائے اور کفر پر قائم رہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر ان کے خلاف دعا فرمائی تو تمام کنوؤں کا پانی نہروں کا اور چشموں کا پانی دریائے نیل کا پانی غرض ہر پانی ان کے لیے تازہ خون بن گیا اور وہ اس نئی مصیبت سے بہت ہی پریشان ہوئے۔ جو پانی بھی اٹھاتے ان کے لیے خون بن جاتا اور قدرت خدا کا کرشمہ دیکھئے کہ بنی اسرائیل کے لیے پانی، پانی ہی تھا۔ مگر فرعونیوں کے لیے ہر پانی خون بن گیا تھا۔

آخر تنگ آ کر فرعونیوں نے بنی اسرائیل کے ساتھ مل کر ایک ہی برتن سے پانی لینے کا ارادہ کیا تو جب بنی اسرائیل نکالتے تو پانی نکلتا اور جب فرعونی نکالتے تو اسی برتن سے خون نکلتا۔ یہاں تک کہ فرعونی عورتیں پیاس سے تنگ آ کر بنی اسرائیل کی عورتوں کے پاس آئیں اور ان سے پانی مانگا تو وہ پانی ان کے برتن میں آتے ہی خون ہو گیا تو فرعونی عورت کہنے لگی کہ تو پانی اپنے منہ میں لے کر میرے منہ میں کلی کر دے جب تک وہ پانی بنی اسرائیل کی عورت کے منہ میں رہا پانی تھا اور جب فرعونی عورت کے منہ میں پہنچا تو خون ہو گیا۔

فرعون خود پیاس سے لاچار ہوا تو اس نے تر درختوں کی رطوبت چوسی۔ وہ رطوبت منہ میں پہنچتے ہی خون بن گئی۔

اس قہر الٰہی سے عاجز آ کر فرعونیوں نے پھر حضرت موسیٰ سے التجا کی کہ ایک مرتبہ اور دعا کیجئے اور اس عذاب کو بھی ٹالئے پھر ہم یقیناً ایمان لے آئیں گے چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی اور ان پر سے یہ عذاب بھی رفع ہو گیا مگر وہ بے ایمان پھر بھی اپنے عہد پر قائم نہ رہے۔

(قرآن مجید، پارہ:9، رکوع:6۔ تفسیر خزائن العرفان صفحہ 240۔ تفسیر روح البیان جلد:1، صفحہ 760۔)

سبق:

خدا تعالیٰ اپنے نافرمان بندوں کو بار بار مہلت دیتا ہے تاکہ وہ سنبھل جائیں مگر کفر آشنا بندے اس مہلت سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور بدستور اپنے کفر پر قائم رہتے ہیں اور نقصان اٹھاتے ہیں۔

فرعون کی ہلاکت

حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون اور فرعونیوں کے ایمان لانے سے مایوس ہو گئے تو آپ نے ان کی ہلاکت کی دعا کی اور کہا:

''اے رب ہمارے! ان کے مال برباد کر دے اور ان کے دل سخت کر دے کہ ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔''

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی یہ دعا قبول ہوئی اور خدا نے انہیں حکم دیا کہ وہ بنی اسرائیل کو لے کر راتوں رات شہر سے نکل جائیں۔

marfat.com

چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو نکل چلنے کا حکم سنایا۔ پھر سب بنی اسرائیل عورتوں اور بچوں سمیت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ راتوں رات ہی نکل گئے۔ ان سب مردوں، عورتوں، چھوٹوں، بڑوں کی تعداد چھ لاکھ تھی۔

فرعون کو جب اس بات کی خبر پہنچی تو وہ بھی راتوں رات ہی پیچھا کرنے کے لیے تیار ہو گیا اور اپنی ساری قوم کو لے کر بنی اسرائیل کے پیچھے نکل پڑا۔ فرعونیوں کی تعداد بنی اسرائیل کی تعداد سے دو گنی تھی۔ صبح ہوتے ہی فرعون کے لشکر نے بنی اسرائیل کو پالیا بنی اسرائیل نے دیکھا کہ پیچھے فرعون معہ لشکر کے آرہا ہے اور آگے دریا بھی آ گیا ہے تو انہوں نے موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا۔

تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا مبارک دریا پر مارا تو دریا پھٹ گیا اور اس میں بارہ راستے ظاہر ہو گئے اور بنی اسرائیل ان راستوں سے دریا کے پار ہو گئے۔

جب فرعونی لشکر دریا کے کنارے پہنچا تو وہ بھی دریا عبور کرنے کے لیے ان راستوں پر چل پڑے جب فرعون اور ان کا سارا لشکر ان بارہ راستوں میں داخل ہو گیا تو خدا نے دریا کو حکم دیا کہ وہ مل جائے اور ان سب کو غرق کر دے چنانچہ دریا فوراً مل گیا اور فرعون اپنے عظیم لشکر سمیت دریا میں غرق ہو کر ہلاک ہو گیا۔

(قرآن مجید، پارہ: 11، رکوع: 14۔ تفسیر روح البیان جلد: 1، صفحہ: 761)

سبق:

حد سے زیادہ کفر و سرکشی کا انجام بے حد ہولناک ہوتا ہے اور اس دنیا میں بھی ہلاکت و بربادی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

نمک حرام غلام

ایک مرتبہ جبریل علیہ السلام فرعون کے پاس ایک استفتاء لائے جس کا مضمون یہ تھا کہ بادشاہ کا کیا حکم ہے ایسے غلام کے حق میں جس نے ایک شخص کے مال و نعمت میں پرورش پائی پھر اس کی ناشکری کی اور اس کے حق میں منکر ہو گیا اور اپنے آپ مولیٰ ہونے کا مدعی بن گیا؟

اس پر فرعون نے یہ جواب لکھا:

''جو نمک حرام غلام اپنے آقا یا محسن کی نعمتوں کا انکار کرے اور اس کے مقابل آئے اس کی سزا یہ ہے کہ اس کو دریا میں ڈبو دیا جائے۔''

چنانچہ فرعون جب خود دریا میں ڈوبنے لگا تو حضرت جبریل نے اس کا وہی فتویٰ اس کے سامنے کر دیا اور اس نے اسے پہچان لیا۔

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ نمبر 311)

سبق:

انسان اگر اپنے غلام کی نافرمانی پر غصے میں آجاتا ہے اور اسے سزا دیتا ہے تو پھر وہ خود بھی اگر اپنے مالک حقیقی کا نافرمان ہو گا تو سزا بھگتنے کے لئے تیار رہے۔

marfat.com

خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوبکر کی وجہ تسمیہ

علامہ عبد الغفور گولڑوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آپ کا اسم گرامی بمطابق اختلاف روایات عبدالرب، عبدالکعبہ یا عبداللہ ہے آپ کی کنیت ابو بکر اور القابات عتیق و صدیق وغیرہ ہیں۔ والد گرامی کا اسم مبارک عثمان (جو اپنی کنیت ابو قحافہ سے مشہور ہیں) والدہ کا اسم گرامی سلمٰی کنیت ام الخیر ہے۔ آپ کا سلسلہ نسب والد اور والدہ دونوں کی طرف سے چھٹی پشت میں حضرت مرہ پر حضور ﷺ کے پاکیزہ شجرہ سے جاملتا ہے۔ آپ شجرہ کے لحاظ سے بھی حضور ﷺ کے قریبی ہیں۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ کے نام، القاب اور کنیت وغیرہ کے معانی دیکھیں تو لگتا ہے قدرت نے یہ آپ ہی کے لیے خاص کر رکھے ہوئے تھے۔ اگرچہ یہ بات ضروری نہیں ہے کہ جس کا نام، القاب اور کنیت وغیرہ اچھے ہوں اس کا کردار عمل بھی اچھا ہو یعنی کسی کا اسم بامسمی ہونا ضروری نہیں ہے۔ کیا تاریخ میں ایسے لوگ نہیں ہیں کہ نام تو بڑے اچھے ہوں لیکن کردار انتہائی ناگفتہ بہ ہو تاریخ تو دور کی بات ہے کیا ہمارے مشاہدہ میں ایسے لوگ نہیں ہیں جن کے نام تو بڑے اعلیٰ ہیں مگر کردار اچھا نہیں ہے لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اسم بامسمیٰ ہیں۔

میں اس تحریر میں تمام القابات و نام وغیرہ سے بات نہیں کر رہا بلکہ صرف آپ کی کنیت ابو بکر کے حوالہ سے بات کر رہا ہوں کہ آپ ابو بکر کیوں ہیں؟

ابو کا معنیٰ والا اور بکر کے مشتقات کے معنیٰ کو دیکھیں تو سب میں "اولیت" کا معنی نمایاں دکھائی دیتا ہے۔ آپ بھی ایک نظر دیکھ لیں:

بکر ماں باپ کا پہلا بچہ، ہر چیز کا اول۔ مثلاً کَرْمٌ بِکْرٌ انگور کا پہلا دانہ نارٌ بِکْرٌ شروع جلائی ہوئی آگ باکورہ، پہلا میوہ، ہر چیز کا اول مُبْکِیْر موسم بہار کی پہلی بارش، بِکِیْرَۃٌ پہلے مراد پر پہنچ جانے والا، مِبْکَار پہلے تیار ہو جانے والا اپھل اَرْضٌ مِبْکَارٌ جلد اگانے والی زمین بُکُورٌ آگے بڑھنا، اِبْکَار تَبْکِیْر پیش قدمی کرنا، بکر جوان اونٹ، وغیرہ۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی کنیت میں لفظ بکر اور اس کے دیگر مشتقات کے معانی جب لغت وادب اور سیر کی کتب میں دیکھتے ہیں تو درج ذیل مفہومات کا ایک گلشن مہکتا دکھائی دیتا ہے۔

والدین کا زندہ رہنے والے طفل اول، ابو بکر ہیں جوان اونٹوں کے ماہر و معالج اول، ابو بکر ہیں۔ شجر اسلام کے تیار ہونے والے ثمرہ اول، ابو بکر ہیں۔ اسلام کے موسم بہار کی بارش اول، ابو بکر ہیں۔ گل اسلام کی خوشبوئے اول، ابو بکر ہیں۔ آفتاب نبوت کی ضیائے اول، ابو بکر

marfat.com

ہیں۔ اسلام کے طور سینا کے کلیم اول، ابو بکر ہیں۔ امت مسلمہ کے مبلغ وخطیب اول، ابو بکر ہیں۔ جود وسخا میں اول، ابو بکر ہیں۔ صدق وصفا میں اول، ابو بکر ہیں۔ مہر ووفا میں اول، ابو بکر ہیں۔ مجاہدۂ غار میں اول، ابو بکر ہیں۔ مشاہدۂ یار میں اول، ابو بکر ہیں۔ مزار یار میں اول، ابو بکر ہیں۔ صداقت میں اول، ابو بکر ہیں۔ قافلہ حج کے امیر اول، ابو بکر ہیں۔ کمال عشق مصطفیٰ میں اول، ابو بکر ہیں۔ انتخاب نگاہ مصطفیٰ میں اول، ابو بکر ہیں۔ خلافت میں اول، ابو بکر ہیں۔ امامت میں اول، ابو بکر ہیں۔ جامعیت قرآن میں اول، ابو بکر ہیں۔ بلکہ امت میں ہر جگہ ہی اولیت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا حصہ دیکھائی دیتی ہے۔

کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اس لیے ابو بکر ہیں کہ آپ اونٹوں کے بہت بڑے معالج وڈاکٹر تھے اس وجہ سے ابو بکر ہیں کہ آپکے والدین کے ہاں جو بچہ پیدا ہوتا تھا وہ فوت ہو جایا کرتا تھا لیکن جب آپ پیدا ہوئے تو آپ میں موت کی دست برد سے آزاد رہے اس طرح والدین کیلئے موت سے بچنے والا میوۂ اول ہونے کی وجہ سے ابو بکر کہلائے۔ یہ بات بجا سہی لیکن میرے نزدیک آپ رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے اور دیگر اعمال خیر میں پیش قدمی واولیت حاصل کرنے کی وجہ سے ابو بکر ہیں۔

ایمان میں اولیت:

صحرائے عرب میں ایک پھول کھلا تھا جس کی خوشبو سے سب سے اول جس نے اپنی مشام جاں کو معطر کیا تھا وہ ابو بکر ہیں۔ یا یوں کہیے کہ گلستان نبوت میں ایک پھل دار وسایہ دار درخت لگایا گیا تھا جس کا ثمرۂ اول ابو بکر ہیں۔ اگر یوں کہہ لیں تو بے جانہ ہو گا کہ آسمان نبوت کے افق اعلیٰ میں ایک مہتاب کامل چمکا تھا اس کی ضیاپاشیوں سے جس نے سب سے پہلے دل وسینہ کو منور کیا تھا وہ ابو بکر ہیں۔ جس کا اظہار خود سرکار دو عالم ﷺ نے اپنی زبان وحی یوحی سے فرمایا۔

واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان کچھ شکر رنجی سی ہو گئی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے معذرت چاہی مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے معاف نہ کیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں حاضر ہو گئے اپنی سرگزشت بیان کردی کچھ دیر کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو احساس ہوا اور ندامت ہوئی کہ میرے بھائی نے مجھ سے معافی مانگی مجھے معاف کردینا چاہئے تھا۔ یہ صحابہ کرام کا کمال درجہ کا تقویٰ ہے پہلے تو غلطی کرتے نہ تھے جب کوئی بھول ہو جاتی تو فوراً معافی مانگ لیتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی تلاش میں نکلے گھر پتہ کیا معلوم ہوا گھر پہ نہیں ہیں پھر اس پروانہ کا ٹھکانہ دربار نبوی کے سوا اور کیا ہو سکتا تھا کیونکہ پروانہ شمع کے بغیر نہیں رہ سکتا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ مصطفیٰ ﷺ کے بغیر نہیں رہ سکتے

بہر کیف حضرت عمر رضی اللہ عنہ سیدھے بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں حاضر ہوئے۔ حضور ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہی تھا کہ چہرہ مبارک انار کی طرح جلال سے سرخ ہو گیا۔ یہ حالت غضبناک دیکھ کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ڈر گئے خوفزدہ ہو کر ادب سے عرض کرنے لگے یارسول اللہ ﷺ غلطی میری تھی زیادتی میں نے ہی کی تھی حضور ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا:

"مجھے اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا پھر تم وہ

marfat.com

لوگ تھے جنہوں نے مجھے جھٹلایا اور جس نے میری تصدیق کی وہ ابو بکر تھا جس نے اپنی جان سے میری غمگساری کی وہ ابو بکر تھا جس نے اپنے مال سے میری مدد کی وہ ابو بکر تھا پھر دو مرتبہ فرمایا اب تم میرے صاحب کو چھوڑنے لگے ہو۔''

اس روایت سے جہاں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جب سب جھٹلا رہے تھے اس وقت ابو بکر ہی تھے جو تصدیق فرما رہے تھے۔ وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنہیں بارگاہ خداوندی سے دعائیں مانگ مانگ کر لیا ہو، جس کے سایہ سے بھی شیطان بھاگتا ہو، جس کی زبان پہ حق بولتا ہو وہ بھی اگر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ناراض ہو جائے تو حضور علیہ السلام اس سے بھی ناراض ہو جاتے ہیں۔ تو آج کل کا کوئی تبرہ باز بھنگی چرسی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ناراض ہو کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو کیسے راضی رکھ سکتا ہے۔

ایک دوسرے مقام پر حضور ﷺ نے فرمایا میں نے جس کو بھی دعوت اسلام دی سوائے ابو بکر کے کسی نے بھی بغیر تردد و تامل کے میری تصدیق نہیں کی۔

خطابت میں اول:

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرنے کے بعد فوراً ہی تبلیغ شروع فرمادی۔ بہت سارے قریبی دوست احباب کو انفرادی دعوت کے ذریعہ مشرف بااسلام کیا ایک دن اشاعت حق کی یہ تڑپ تمنا بن کر لب ہائے مبارک پہ آئی عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا ہمارا دین سچا نہیں؟ کیا ہم حق پر نہیں؟ فرمایا کیوں نہیں ہمارا دین ہی تو سچا دین اور برحق دین ہے۔ عرض کی پھر ہم چھپ کر عبادت کیوں کریں عرض گزار ہوئے اگر اجازت ہو تو صحن حرم میں جا کر عبادت کریں اور سب کو وعظ و نصیحت کریں۔ عاشق زار کا اصرار بڑھتا رہا محبوب دو جہاں نے اجازت عطا فرمادی۔ تقریباً 39 افراد پر مشتمل یہ قافلہ عشق و مستی سوئے حرم رواں دواں ہوا۔ حرم کعبہ میں پہنچے تمام مسلمان بیٹھ گئے شمع محفل حضور علیہ السلام مسند صدارت پہ متمکن ہوئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خدائے واحد کی یکتائی کو بیان فرمانے لگے۔ کفار کو پتہ چلا تو مسلمانوں پر حملہ آور ہو گئے سب سے زیادہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو مارا پیٹا یہاں تک آپ بے ہوش ہو گئے خون رسنے لگا۔ آپ کے قبیلہ کے لوگوں کو پتہ چلا وہ آئے اٹھا کر گھر لے گئے ہوش میں لانے کی کوشش کرتے رہے کافی دیر کے بعد جا کر ہوش آیا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آنکھیں کھولیں پوچھا میرے آقا کا حال کیا ہے؟

بس یہ جملہ سننا تھا کہ قبیلہ والے جو صرف رشتہ داری کی وجہ سے بیٹھے تھے انتظار کر رہے تھے ابھی ہم سے ابو بکر کلام کرے گا مگر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جو زبان کھولی تو پہلے محبوب خدا کا حال دریافت کیا وہ ناراض ہو کر چلے گئے کہ ہمیں اس کی فکر لگی ہوئی ہے اسے کسی اور کی ہے۔ سچ کہا ہے علامہ اقبال مرحوم نے۔

پروانہ کیلئے چراغ بلبل کیلئے پھول بس
صدیق کے لیے ہے خدا کا رسول بس

والدین آخر والدین ہوتے ہیں سرہانے بیٹھے ہیں بیٹے سے کہتے ہیں کچھ کھا، پی لو، دوائی لے لو۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں قسم بخدا اس وقت نہ کچھ کھاؤں نہ پیوں گا جب تک محبوب ﷺ کو دیکھ نہ لوں گا۔ (اگلا حصہ آئندہ ملاحظہ فرمائیں!)

marfat.com

8 . To become insane.

9 . Intoxication.

10 . Laughing aloud during Namaz.

Note:

It is Fard to perform Wudu for Namaz, Sajdah-e-Tilawat and to touch the Holy Qur'an.

It is Wajib to do Wudu for Tawaaf.

8۔ پاگل ہونا۔

9۔ نشہ کا ہو جانا۔

10۔ نماز میں قہقہہ لگانا۔

نوٹ:

نماز، سجدۂ تلاوت اور قرآنِ حکیم کو چھونے کے لئے وضو کرنا فرض ہے۔ طواف کے لئے وضو کرنا واجب ہے۔

FARAA'ID-E-GHUSL

1 . Rinsing the mouth thoroughly.

2 . Cleaning the nose properly.

3 . Pouring water over the entire body once.

فرائضِ غسل

1۔ اچھی طرح کلی کرنا۔

2۔ اچھی طرح ناک صاف کرنا۔

3۔ سارے بدن پر ایک بار پانی بہانا۔

SUNAN-E-GHUSL

1 . Intention to become purified.

2 . Washing both hands including wrists three times.

3 . Washing the private parts.

4 . Washing those parts where any visible filth is found.

5 . Performing Wudu beforehand.

6 . Pouring water over the whole of the body3 times.

7 . Not facing Qiblah. 8 . Keeping silent.

9 . Performing Ghusl in privacy.

10 . Performing Ghusl seated (women only).

سننِ غسل

1۔ پاک ہونے کی نیت کرنا۔

2۔ دونوں ہاتھ پہنچوں سمیت تین بار دھونا۔

3۔ استنجا کرنا۔

4۔ اُس جگہ کو دھونا جہاں نجاست لگی ہو۔

5۔ وضو کرنا۔

6۔ تمام بدن پر تین بار پانی بہانا۔

7۔ قبلہ رخ نہ ہونا۔

8۔ دورانِ غسل باتیں نہ کرنا۔

9۔ پردے میں غسل کرنا۔

10۔ غسل بیٹھ کر کرنا (عورتوں کیلئے)۔

شعبہ خواتین کے رابطہ نمبرز: (صرف خواتین ہی رابطہ کر سکتی ہیں!)

محترمہ ر ک قادری صاحبہ، پرنسپل شریعت کالج طالبات، مرکزی نگران عالمی تنظیم اہلسنت خواتین 053-3522290، 053-3001402

marfat.com

FARAA'ID-E-WUDU

There are four Faraa'id-e-Wudu;

1 . Washing the face from the top of the forehead to below the chin and from one ear lobe to the other once.

2 . Washing both arms including elbows once.

3 . Masah of one-fourth of the head.

4 . Washing both feet including ankles once.

Note:

Even if a hair remained dry from the above mentioned parts, Wudu will not valid. So take special care during the washing of these parts.

If someone is wearing ear rings, bangles or something similar, they should be moved to ensure that the water has passed underneath them. If there is anything on the above mentioned parts that water cannot seep through like nail polish. Wudu will not be valid.

NAWAAQID-E-WUDU

The following things invalidate the Wudu;

1 . Secretion of any kind from private parts.

2 . Breaking of wind.

3 . Bleeding.

4 . Flowing of pus from wounds.

5 . Vomiting a mouthful.

6 . Sleeping.

7 . To become unconscious.

فرائض وضو

وضو میں یہ چار فرض ہیں:

1۔ چہرے کو پیشانی سے لے کر ٹھوڑی تک اور ایک کان کی لو سے لے کر دوسرے کان کی لو تک ایک بار دھونا۔

2۔ دونوں بازو کہنیوں سمیت ایک بار دھونا۔

3۔ سر کے چوتھائی حصہ کا ایک بار مسح کرنا۔

4۔ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت ایک بار دھونا۔

نوٹ:

اوپر کے بیان کردہ حصوں میں سے اگر ایک بال بھی خشک رہ گیا تو وضو نہ ہو گا۔ لہذا ان کو دھوتے وقت خاص خیال رکھنا چاہئے۔

اگر بالیاں، کوکہ، چوڑیاں یا اس طرح کی کوئی اور چیز پہن رکھی ہو، تو اس کو ہلانا چاہیئے اور یقین کرلینا چاہیئے کہ پانی ان کے نیچے سے گزر گیا ہے۔

اگر ان حصوں پر کوئی ایسی چیز لگی ہو جس سے پانی نہ گذرتا ہو جیسے نیل پالش، تو وضو نہ ہو گا۔

نواقض وضو

مندرجہ ذیل چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے:

1۔ شرمگاہ سے کسی چیز کا نکلنا۔

2۔ ہوا کا نکلنا۔

3۔ خون کا بہہ جانا۔

4۔ زخموں سے پیپ نکلنا۔

5۔ منہ بھر قے کرنا۔

6۔ سونا۔

7۔ بے ہوش ہونا۔

marfat.com

Teaching of Islam

Allama Sajid ul Hashemi, England

MAKING WUDU

1 . Form intention of Wudu.
2 . Sit on a high clean place facing Qiblah.
3. Recite "Bismillah-ir-Rahman-ir-Raheem"
4 . Wash both hands including wrists three times.
5 . Use Miswaak and rinse the mouth three times.
6 . Enter water into the nostrils three times with the right hand and clean it with the left hand.
7 . Wash the face from the forehead to below the chin and from one ear lobe to the other three times.
8 . Perform Khilaal of the beard.
9 . Wash both arms upto and including the elbows 3 times.
10 . Perform Khilaal of fingers of the hands.
11.Perform Masah of the head, neck and ears
12 . Wash both feet upto and including the ankles3 times.
13 . Do Khilaal of the toes.
14 . Recite the 2nd Kalimah.

وضو کرنے کا طریقہ

1۔وضو کی نیت کریں۔
2۔اونچی اور پاک جگہ پر بیٹھیں۔
3۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھیں۔
4۔دونوں ہاتھ پہنچوں سمیت تین بار دھوئیں۔
5۔مسواک کریں اور تین بار کلی کریں۔
6۔ناک میں تین بار دائیں ہاتھ سے پانی ڈالیں اور بائیں ہاتھ سے صاف کریں۔
7۔چہرے کو پیشانی سے لے کر ٹھوڑی تک اور ایک کان کی لو سے لے کر دوسرے کان کی لو تک تین بار دھوئیں۔
8۔داڑھی کا خلال کریں۔
9۔دونوں بازو کہنیوں سمیت تین بار دھوئیں۔
10۔ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال کریں۔
11۔سر، کانوں اور گردن کا مسح کریں۔
12۔دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئیں۔
13۔پاؤں کی انگلیوں کا خلال کریں۔
14۔دوسرا کلمہ تلاوت کریں۔

marfat.com

نماز سے متعلقہ سات احادیث

☆ ''رسول اللہ ﷺ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ کانوں کے برابر تک اٹھاتے۔''
(صحیح مسلم، جلد:1، صفحہ:168)

☆ ''رسول اللہ ﷺ (قیام) نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر ناف کے نیچے رکھا کرتے تھے۔''
(مصنف ابن ابی شیبہ، جلد:1، صفحہ:390)

☆ ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا ہوا؟ میں تم کو رفع یدین کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، جیسے شریر گھوڑوں کی دمیں (نیچے اوپر ہو رہی) ہیں، نماز میں سکون اختیار کیا کرو۔''
(صحیح مسلم، جلد:1، صفحہ:181)

☆ ''رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھتے ہوئے جب... ولا الضالین پڑھا تو '' آمین '' آہستہ کہا۔''
(ابو داؤد طیالسی، جلد:1، صفحہ:92)

☆ ''جو امام کے پیچھے نماز پڑھے، تو امام کے قرأت کرنے سے اس کی قرأت بھی ادا ہو جاتی ہے۔''
(الآثار، صفحہ:17)

☆ ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم نماز جنازہ پڑھ لو پس خالص میت کے لئے دعا کرو۔''
(صحیح ابن حبان، جلد:7، صفحہ:345۔)

☆ ''رسول اللہ ﷺ ماہ رمضان میں بیس رکعت علاوہ (تین رکعت) وتر کے پڑھا کرتے۔''
(سنن بیہقی کبیر، جلد:2، صفحہ:496۔)

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ **جامعہ قادریہ عالمیہ** نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

شعبہ طلباء

☆ مسافر طلبہ کی تعداد 250 کے قریب ہے، جن کیلئے فری تعلیم، فری خوراک، اور فری رہائش کا انتظام ہے، جبکہ مستحقین کیلئے علاج فری ہے

☆ اس شعبہ میں 15 اساتذہ سمیت تقریباً 30 افراد پر مشتمل عملہ بڑی جانفشانی سے خدمت اسلام میں مصروف ہے۔

☆ فارغ التحصیل فضلاء اندرون و بیرون ملک شاندار دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

☆ ahlesunnat.info ویب سائٹ جو کہ عربی، انگلش، اردو 3 زبانوں پر مشتمل ہے، قائم ہو چکی ہے۔

☆ اس ویب سائٹ سے دیار غیر کے مسلمان بھی مستفید ہوتے ہیں، اور قرآن پاک اور اسکے تراجم اور دیگر دینی علوم سے مستفید ہو سکتے ہیں

☆ دنیا بھر سے بذریعہ ای میل و دیگر ذرائع سے آنے والے سوالوں کے مدلل جوابات و فتاویٰ جات بھی جاری کئے جاتے ہیں۔

☆ مکمل درس نظامی (ثانویہ عامہ، ثانویہ خاصہ، الشہادۃ العالیہ، الشہادۃ العالمیہ) مساوی ایم اے عربی و اسلامیات (جس میں قرآن مجید، حدیث شریف، تفسیر، فقہ، اصول تفسیر، اصول حدیث، اصول فقہ، علم العقائد، صرف و نحو و ادب عربی، اور منطق و فلسفہ و علم المعانی و البیان، علم التجوید والقرأت کے علاوہ دیگر کئی علوم جن میں انگلش و سائنس بھی شامل ہیں، کی تعلیم دی جاتی ہے)۔

☆ حفظ قرآن، تجوید و قرأت و خطابت، فاضل عربی، دورۂ میراث، اسلامی تربیتی کورسز، معلمین و معلمات کی تربیت کے شعبے بھی موجود ہیں

☆ شعبہ تحقیق، شعبہ نشر و اشاعت اور دیگر کئی ایک شعبوں میں تسلسل کے ساتھ کام جاری ہے ☆ جدید ترین P4 کمپیوٹرز کی تعلیم بھی دی جاتی ہے

شعبہ طالبات

☆ مسافر طالبات کی تعداد 500 ہے، جن کیلئے فری تعلیم، فری خوراک، اور فری رہائش کا انتظام ہے، جبکہ مستحق طالبات کیلئے علاج فری ہے

☆ شعبہ طالبات "شریعت کالج طالبات" کی پرنسپل محترمہ ر۔ک قادری صاحبہ ہیں اور معلمات و ناظمات و دیگر عملہ کی تعداد 50 ہے۔

☆ کورس کی تکمیل کرنے والی خواتین ہر علاقہ بلکہ بیرونی ممالک میں بھی شاندار علمی خدمات انجام دے رہی ہیں۔

☆ مکمل درس نظامی (ثانویہ عامہ، ثانویہ خاصہ، الشہادۃ العالیہ، الشہادۃ العالمیہ) مساوی ایم اے عربی و اسلامیات کی تعلیم دی جاتی ہے۔

☆ فاضل عربی، اسلامی تربیتی کورسز، اور معلمین و معلمات کی تربیت اور دیگر شعبوں میں کام جاری ہے۔

☆ انگلش وغیرہ کی تعلیم بھی موجود ہے۔ ☆ جدید ترین کمپیوٹرز کی تعلیم کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔

شاخیں: "جامعہ قادریہ عالمیہ" اور اسکے شعبہ خواتین "شریعت کالج طالبات" کی برانچیں 250 سے زائد ہیں، جو بیرونی ممالک میں بھی موجود ہیں

تعمیرات

☆ "جامعہ قادریہ عالمیہ" کا عظیم الشان "غوث اعظم بلاک" مکمل ہو گیا ہے۔ رہائش کی تنگی کے پیش نظر ایک اور عظیم الشان 3 منزلہ بلاک کی تعمیر کی فوری ضرورت ہے۔ ☆ "شریعت کالج طالبات" کی تعمیرات نقشہ کے مطابق مکمل ہو گئی ہیں، رہائش کی سخت تنگی کے پیش نظر مزید توسیع کی فوری ضرورت ہے، جس کیلئے اراضی خرید لی گئی ہے۔ ☆ "جامع مسجد عیدگاہ" تعمیرات کے آخری مراحل میں ہے۔

☆ شہر گجرات میں اشد ضرورت کے پیش نظر کچہری چوک سے متصل چوہدری ظہور الٰہی سٹیڈیم کے مین گیٹ کے سامنے ایک انتہائی قیمتی قطعہ اراضی حاصل کر کے "جامعہ سیدنا علی (برائے طلبہ و طالبات)" کی عظیم الشان 3 منزلہ عمارت اور "جامع مسجد ختم نبوت" کی توسیع کا کام شروع کر دیا گیا ہے، جس کا تخمینہ لاگت 15 ملین روپے سے زائد ہے۔ ☆ جامعہ قادریہ عالمیہ کے بالمقابل بائی پاس روڈ گجرات پر ایک نیا رہائشی بلاک، ایک مسجد مسافراں، باب غوث اعظم، اور انٹرنیشنل مکتبہ اہلسنت کی تعمیرات کا کام بھی شروع کر دیا گیا ہے۔ ☆ سال رواں میں تعلیم، خوراک اور رہائش کے اخراجات 48 لاکھ روپے تک پہنچ چکے ہیں، جبکہ تعمیرات کا کام تسلسل سے جاری ہے، جس کیلئے کروڑوں روپے کی ضرورت ہے۔

احباب سے اپیل ہے کہ ان عظیم الشان دینی منصوبہ جات کی تکمیل کیلئے پرخلوص دعائیں فرمائیں اور اس عظیم دینی خدمت اور صدقہ جاریہ میں اخلاقی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ کیونکہ اس پرفتن دور میں دینی مدارس سے تعاون سب سے بڑی دینی خدمت ہے۔

الداعی الی الخیر

مہتمم جامعہ قادریہ عالمیہ و شریعت کالج طالبات سرپرست مساجد و مدارس کثیرہ

بینک اکاؤنٹ نمبر 8090-2
حبیب بینک سرگودھا روڈ گجرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

Under patronage: Pir Muhammad Afzal Qadri

Monthly Awaz-e-Ahlesunnat Gujrat Pakistan

Registerd CPL 127

URL: ahlesunnat.info e-mail: monthly@ahlesunnat.info ph.(0092-53)3521401-2 Fax.3511855

عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ **جامعہ قادریہ عالمیہ** نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات

میں اس سال

☆......تقریباً 750 مسافر طلبہ و طالبات کے فری خوراک، فری تعلیم اور فری رہائش کا انتظام کیا گیا۔

☆......(شعبہ خواتین) شریعت کالج طالبات سے 421 عالمات فاضلات، حافظات اور قاریات فارغ ہوئیں

☆......شعبہ طلباء سے 85 عدد علماء، اسکالرز، قرا اور حفاظ فارغ ہوئے ہیں۔

☆...... 250 شاخوں کی کارکردگی اس کے علاوہ ہے۔

☆......جبکہ شارٹ ٹرمز میں مستفید ہونے والوں کی تعداد ہزاروں میں ہے۔

مخیر حضرات زکوٰۃ، صدقات اور عطیات کے ذریعے اس دینی خدمت و صدقہ جاریہ میں حصہ لیں!

اعلان داخلہ برائے شعبہ طلبہ

جدید درس نظامی کے شعبہ جات ☆ ثانویہ عامہ ☆ ثانویہ خاصہ ☆ الشہادۃ العالیہ ☆ الشہادۃ العالمیہ اور ☆ دو سالہ قاری خطیب کورس میں ذہین طلبہ داخلہ لے سکتے ہیں۔

الحمدللہ! مسافر طلبہ کیلئے خوراک تعلیم اور رہائش فری ہے۔

نوٹ: داخلہ 15 شوال تک جاری رہے گا۔ جبکہ شعبہ طالبات کا داخلہ مئی میں ہوگا۔

مختصر درس نظامی کیلئے ہماری شاخ جامعہ سیدنا علی کچہری چوک گجرات میں داخلہ جاری ہے

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں جامع مسجد عیدگاہ قادریہ عالمیہ نیک آباد میں اعتکاف بیٹھنے والوں کیلئے شاندار "اسلامی تربیتی کورس" کا انتظام کیا گیا ہے۔ اعتکاف والوں کیلئے کھانے کا انتظام ہوگا البتہ بستر ہمراہ لائیں۔

شریعت آن لائن

اپنے مسائل کا حل پوچھنے کیلئے

info@ahlesunnat.info پر میل کریں یا 0533-511855 پر فیکس کریں یا ہمیں خط لکھیں یا 0333-8403748 پر فون کریں

الداعی الی الخیر: صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری ناظم اعلیٰ جامعہ قادریہ عالمیہ و شریعت کالج طالبات، نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات

فون 2-3521401، 0333-8403748 میل qadri@ahlesunnat.info ویب www.ahlesunnat.info

marfat.com